Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمن الرحیم　　نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم　　وعلی عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 53

شمارہ 24

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

شرح چندہ
سالانہ 200 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ

26 ربیع الثانی 1425 ہجری 15 احسان 1383 ہش 15 جون 2004ء

اخبار احمدیہ

قادیان 12 جون (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں کل حضور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اوراحباب جماعت کوصحبت الصالحین اختیار کرنیکی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دعائیں کرتے رہیں۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ

حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

''بے شک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والے کو دوست رکھتا ہے۔ اوران لوگوں سے جو پاکیزگی کے خواہاں ہیں پیار کرتا ہے۔ اس آیت سے نہ صرف یہی پایا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنالیتا ہے بلکہ یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی توبہ کے ساتھ حقیقی پاکیزگی اور طہارت شرط ہے۔ ہر قسم کی نجاست اور گندگی سے الگ ہونا ضروری ہے ورنہ نری توبہ اور لفظ کے تکرار سے تو کچھ فائدہ نہیں ہے۔ (الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۴ء جلد نمبر ۸ نمبر ۳۱ بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۵)

''جو باطنی اور ظاہری پاکیزگی کے طالب ہیں ان کو دوست رکھتا ہوں، ظاہری پاکیزگی باطنی طہارت کی ممد اور معاون ہے۔ اگر انسان اس کو چھوڑ دے اور پاخانہ پھر کر پھر طہارت نہ کرے تو اندرونی پاکیزگی پاس بھی نہ پھٹکے۔ پس یاد رکھو کہ ظاہری پاکیزگی اندرونی طہارت کو مستلزم ہے۔ اسی لئے لازم ہے کہ کم از کم جمعہ کو غسل کرو، ہر نماز میں وضو کرو، جماعت کھڑی کرو تو خوشبو لگالو، عیدین اور جمعہ میں خوشبو لگانے کا جو حکم ہے وہ اسی بنا پر قائم ہے، اصل وجہ یہ ہے کہ اجتماع کے وقت عفونت کا اندیشہ ہے۔ پس غسل کرنے اور صاف کپڑے پہننے اور خوشبو لگانے سے سمیت اور عفونت سے روک ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے زندگی میں یہ مقرر کیا ہے ویسا ہی قانون مرنے کے بعد بھی رکھا ہے۔ (تفسیر حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ ۷۰۴، ۷۰۵)

''وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ - وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ (المدثر: ۵-۶) اپنے کپڑے صاف رکھو، بدن کو، اور گھر کو اور کوچہ کو اور ہر ایک جگہ کو جہاں تمہاری نشست ہو پلیدی اور میل کچیل اور کثافت سے بچاؤ یعنی غسل کرتے رہو اور گھروں کو صاف رکھنے کی عادت پکڑو''۔

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۳ بحوالہ تفسیر جلد نمبر ۴ صفحہ ۴۹۶)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

بیعت خلافت کے بعد کوئی کام امام کی ہدایت کے بغیر نہیں ہوسکتا

بیعت خلافت کے بعد مبائعین کی ذمہ داریاں بیان فرماتے ہوئے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:

''جو جماعتیں منظم ہوتی ہیں ان پر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں جن کے بغیر ان کے کام کبھی بھی صحیح طور پر نہیں چل سکتے۔ ان شرائط اور ذمہ داریوں میں سے ایک اہم شرط اور ذمہ داری یہ ہے کہ جب وہ ایک امام کے ہاتھ پر بیعت کر چکے تو پھر انہیں امام کے منہ کی طرف دیکھتے رہنا چاہئے کہ وہ کیا کہتا ہے اور اس کے قدم اٹھانے کے بعد اپنا قدم اٹھانا چاہئے اور افراد کو کبھی بھی ایسے کاموں میں حصہ نہیں لینا چاہئے۔ جن کے نتائج ساری جماعت پر آکر پڑتے ہیں۔ کیونکہ پھر امام کی ضرورت اور حاجت ہی نہیں رہے گی۔ امام کا مقام تو یہ ہے کہ وہ حکم دے اور ماموم کا مقام یہ ہے کہ وہ پابندی کرے'' (الفضل ۵ جون ۱۹۳۷ء)

خلیفۂ وقت کی سکیم کے سوا اور کوئی سکیم نہیں ہونی چاہئے

حضورؓ فرماتے ہیں:

''خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفۂ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں''

(خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936 مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936)

دوست بناتے وقت غور کریں کہ دوست اللہ سے دُور لے جانے والے تو نہیں اللہ سے دُور لے جانے والے آپ کے دوست ہو ہی نہیں سکتے

صحبت صالحین کے موضوع پر حضرت امیر المومنین کا ایمان افروز خطبہ جمعہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 11 جون 2004، بمقام مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن

قادیان ۱۱ جون (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیلجیم جرمنی اور ہالینڈ کے دورہ سے واپس لندن تشریف لے آئے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج مسجد بیت الفتوح مارڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے تشہد تعوذ اور سورہ فاتحہ کے بعد آیت قرآنی يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَكُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ۔ (توبہ: ۱۱۹) کی تلاوت فرمائی۔

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صادقوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ جب بھی انبیاء علیہم السلام کو بھیجتا ہے تو ان کے ماننے والے اس وقت تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر قائم ہوتے ہیں اور وہ معیار اس لئے نظر آتا ہے کہ وہ صاحب تقویٰ کا گروہ ہوتا ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ ان کو خدا تعالیٰ کے نبی سے ایک خاص محبت ہوتی ہے جس کے نتیجے میں وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرمایا یہ فیض انبیاء تک رک نہیں جاتا بلکہ انبیاء کے بعد بھی اللہ تعالیٰ اس سلسلہ کو جاری رکھتا ہے اگر یہ عمل رک جائے تو لوگ صادق کے متعلق پوچھتے ہیں کہ وہ کون ہے۔ فرمایا یہ معرفت کی باتیں ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشق صادق کے ذریعہ سے ملی ہیں۔ آپ کی قوت قدسیہ نے صادقین کی ایک فوج تیار کی ہے اور آج اس عاشق صادق کی جماعت میں رہ کر ہی انسان صادقین میں شمار ہوسکتا ہے۔

اس آیت میں جہاں ایمان لانے والوں اور متقیوں کو حکم ہے کہ صادقوں کے ساتھ رہو وہاں یہ بھی حکم ہے کہ خود بھی صادق بنو۔ آج کے دور میں یہ بات امام

باقی صفحہ (14) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے وابستہ رہیں، اب خلافت سے وابستگی میں ہی آپ کی زندگی اور بقا ہے۔

جب تک ہم قرآن پڑھ کر، سمجھ کر اس کی تعلیم کو اپنے پر اور اپنی نسلوں پر لاگو نہیں کریں گے، ہمارے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی

خلاصہ خطاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز برموقع سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ برطانیہ 2003ء

مجلس انصار اللہ برطانیہ کے سالانہ اجتماع منعقدہ 14-13-12 ستمبر بمقام بیت الفتوح مورڈن کے اختتامی پروگرام میں انصار اللہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور انور نے قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حضرت مصلح موعودؓ جن کو اپنے بچپن سے ہی اور جوانی میں ہی ہر وقت فکر دامن گیر رہتی تھی کہ کس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعثت کے مقصد کو پورا کیا جائے اور آپ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا جائے۔ اور خلیفہ منتخب ہونے سے پہلے ہی آپ اس بارہ میں بہت سوچا کرتے تھے اور دعائیں کیا کرتے تھے۔ چنانچہ فروری 1911ء میں آپؓ کو عالم رؤیا میں دکھایا گیا کہ ایک بڑے محل کا ایک حصہ گرایا جارہا ہے۔ ساتھ ہی ایک میدان میں ہزاروں چھیرے اینٹیں پاتھ رہے ہیں۔ آپ کو بتایا گیا یہ محل جماعت احمدیہ ہے اور چھیرے فرشتے ہیں۔ اور محل کا ایک حصہ گرایا جارہا ہے تاکہ بعض پرانی اینٹیں خارج کرکے بعض کچی اینٹیں پکی کی جائیں اور نئی اینٹوں سے محل کی توسیع کی جائے۔ نیز معلوم ہوا کہ جماعت کی ترقی کی فکر ہم کو بہت کم ہے اور فرشتے ہی اللہ تعالیٰ سے علم پاکر یہ کام کررہے ہیں۔ اس خواب کی بناء پر حضرت صاحبزادہ صاحبؓ نے خلافت سے پہلے ہی ایک انجمن بنانے کا فیصلہ کیا تاکہ اس کے ذریعے سے احمدیوں کے دلوں میں ایمان کو پختہ کیا جائے اور فریضۂ تبلیغ کو بااحسن وجوہ ادا کیا جائے۔ چنانچہ حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحبؓ نے نہ صرف خود استخارہ کیا بلکہ کئی اور بزرگوں سے استخارہ کروایا اور کئی ایک دوستوں کو اس کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارات ہوئیں تب آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی اجازت سے (وہ دور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کا دور تھا) ایک انجمن انصار اللہ کی بنیاد ڈالی اور اخبار بدر میں مفصل اعلان کروایا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ نے، جو اُن دنوں میں بیمار تھے، بیماری کے باوجود آخر تک اس مضمون کا مطالعہ کیا اور حضرت صاحبزادہ صاحبؓ سے فرمایا کہ میں بھی آپ کے انصار اللہ میں شامل ہوتا ہوں کیونکہ یہ پاک دل سے اُٹھی ہوئی ایک پاک تمنا تھی اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے بھی اس کام کو سراہا اور ظاہر ہے اس لئے بھی اس کی قدر کی کیونکہ جیسا کہ بعض اور حوالوں سے ظاہر ہوتا ہے آپ کے علم میں تھا کہ آئندہ جماعت کی باگ ڈور اس شخص کے ہاتھ میں آنی ہے اور اس لئے بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی تو ہر وقت یہی خواہش ہوتی تھی اور کوشش ہوتی تھی کہ کون اسلام کی خدمت کے لئے آگے آئے اور میں اس کا ساتھ دوں، اپنے آپ کو اس انصار اللہ کی تنظیم میں شامل فرمایا۔

اس زمانہ میں اس تنظیم نے جس کی ممبر شپ اتنی وسیع نہیں تھی جو کام کئے وہ تو کئے لیکن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے اپنے دورِ خلافت میں اس رؤیا کے تقریباً 30 سال بعد وقت کی ضرورت کو سمجھتے ہوئے 40 سال سے اوپر کی عمر کے ممبران جماعت کے سامنے کچھ مقاصد پیش کئے جو کہ قومی ترقی کے لئے، نسلوں کی تربیت کے لئے، انتہائی ضروری تھے۔ ایک تنظیم کا قیام فرمایا اور اس کا نام انصار اللہ رکھا۔

اس سے پہلے خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آچکا تھا۔ اور جو خطبہ ارشاد فرمایا اس میں جن کاموں کی طرف جماعت کو توجہ دلائی وہ پانچ کام ہیں جن کو ہر فرد جماعت کو پیش نظر رکھنا چاہیے اور عمر کے لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو اس پر توجہ دینی چاہیے اور وہ کام یہ ہیں: ۱۔ تبلیغ کرنا۔ ۲۔ قرآن پڑھنا ۳۔ شرائع کی حکمتیں بیان کرنا۔ ۴۔ اچھی تربیت کرنا۔ ۵۔ قوم کی دنیاوی کمزوریوں کو دور کرکے اُسے ترقی کے میدان میں بڑھانا۔

آپؓ نے اس بات پر بڑا زور دیا کہ اگر یہ پانچ باتیں آپ میں پیدا ہوگئیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری ترقی کی رفتار کئی گنا بڑھ جائے گی۔ آپؓ نے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ آخرین کا بھی یہی کام ہے جو صحابہ نے کیا اور صحابہ کے یہی پانچ اہم کام تھے، اور یہی ہم نے کرنے ہیں۔ تبلیغ ہماری ذمہ داری ہے۔ پیغام حق پہنچانا ضروری ہے۔ اور اسلام اور احمدیت کا پیغام ہم نے بہر حال ہر صورت میں دنیا تک پہنچانا ہے اور اس کے لئے ہر طرح کی کوشش کرنی ہے۔ انصار کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں تبلیغ میں بہت ساری سہولتیں پیدا ہوجاتی ہیں اور اُس کی وجوہات ہیں۔ طبیعت میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے، اس عمر میں جذبات پر کنٹرول بھی عموماً پیدا ہوجاتا ہے۔ خیالات بھی میچور (Mature) ہوچکے ہوتے ہیں۔ پھر علم اور تجربہ بھی اس حد تک ہوجاتا ہے جس سے وہ خود بھی فائدہ اُٹھا سکتا ہے۔ اور نوجوانوں کو بھی تبلیغ کے طریقے سکھا سکتا ہے۔ تو اس لحاظ سے سب سے زیادہ انصار اللہ کو دعوت الی اللہ کے میدان میں سرگرم ہونا چاہیے۔ پھر قرآن پڑھنا ہے۔ اس میں بھی انصار کو خود بھی اس طرف توجہ دینی چاہیے اور اپنے بچوں کو بھی توجہ دلانی چاہیے کیونکہ جب تک ہم قرآن پڑھ کر، سمجھ کر اس کی تعلیم کو اپنے پر اور اپنی نسلوں پر لاگو نہیں کریں گے ہمارے مستقبل کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

پھر شرائع کی حکمتیں بیان کرنا ہے جو احکامات ہیں اُن کو آگے بیان کرنا اس کے لئے بھی علم حاصل کرنا ضروری ہے۔

پھر تربیت ہے۔ انصار اللہ کی عمر تو ایک ایسی عمر ہے جس میں آپ تربیت کر تو سکتے ہیں لیکن آپ کی تربیت کرنی مشکل ہے۔ تو اس کے لئے بڑا آسان اصول ہے کہ آپ کے ذمہ جو فرض لگایا گیا ہے تربیت کرنے کا، اس کو پورا کریں، بچوں اور نوجوانوں کی تربیت کی طرف توجہ دیں۔ اپنی بھی تربیت ساتھ ساتھ ہوتی جائے گی۔ پھر قوم کی دنیوی کمزوریوں کو دُور کرنا ہے۔ اس طرف بھی اگر سب توجہ دیں گے تو اقتصادی لحاظ سے بھی اپنے آپ کو مضبوط بنائیں گے، جماعتی لحاظ سے بھی اور قومی لحاظ سے بھی۔

تو مرکزی سطح پر بھی اور مقامی سطح پر بھی، ہر ذیلی تنظیم کی (انصار اللہ کی بھی) شوریٰ ہوتی ہے، وہاں اس کے لئے تجاویز دیں۔ اپنے تجربہ سے دوسروں کو فائدہ پہنچائیں کیونکہ اقتصادی لحاظ سے مضبوط ہونا بھی آج کل کے زمانہ میں انتہائی ضروری ہے تاکہ پھر بے فکر ہوکر دین کی خدمت کرسکیں یا دین کی خدمت کرنے والوں کی ضروریات کا خیال رکھ سکیں۔ تو یہ ساری باتیں ایسی ہیں جن پر انصار اللہ کو بہت زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

جب آپ اس لحاظ سے سوچیں گے تو پھر ہی آپ اللہ کے دین کے انصار بن سکتے ہیں اور اس آیت کے مصداق ٹھہریں گے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ کے انصار بن جاؤ جیسا کہ عیسیٰ ابن مریم نے حواریوں نے کہا تھا کہ کون ہیں جو اللہ کی طرف راہنمائی کرنے میں میرے انصار ہوں۔ حواریوں نے کہا ہم اللہ کے انصار ہیں پس بنی اسرائیل میں سے ایک گروہ ایمان لے آیا اور ایک گروہ نے انکار کردیا پس ہم نے اُن لوگوں کی جو ایمان لائے اُن کے دشمنوں کے خلاف مدد کی تو وہ غالب آگئے۔

(سورۃ الصف:15)

تو جب مسیح محمدی کو مان کر، اس پر ایمان لاکر ہم انصار اللہ میں شامل ہوچکے ہیں تو پھر اس تعلیم پر بھی عمل کرنا ہوگا۔ اور اُن باتوں کو بھی ماننا ہوگا جن کا تقاضہ اور مطالبہ ہم سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق دشمنوں پر ہمیں جلد غلبہ عطا ہو۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ

"تمام کامیابی ہماری معاشرت اور آخرت کے تعاون پر ہی موقوف ہو رہی ہے۔ کیا کوئی اکیلا انسان کسی کام دین یا دنیا کو انجام دے سکتا ہے، ہرگز نہیں۔ کوئی کام دینی ہو یا دنیوی بغیر معاونت باہمی کے چل ہی نہیں سکتا۔ ہر ایک گروہ کہ جس کا مدعا اور مقصد ایک ہی شکل اعضائے یک دیگر ہے اور ممکن نہیں۔ جو کوئی فعل جو متعلق غرض مشترک اس گروہ کے ہے بغیر معاونت باہمی ان کی کے بخوبی وخوش اسلوبی ہو سکے۔ بالخصوص جس قدر جلیل القدر کام ہیں اور جن کی علت غائی کوئی فائدہ عظیمہ جمہوری ہے وہ تو بجز جمہوری اعانت کے کسی طور پر انجام پذیر ہی نہیں ہو سکتے اور صرف ایک ہی شخص ان کا متحمل ہرگز نہیں ہوسکتا اور نہ کبھی ہوا۔ انبیاء علیہم السلام جو توکل اور تفویض اور تحمل اور مجاہدات افعال خیر میں سب سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی بہ رعایت اسباب ظاہری مَنْ اَنْصَارِیْٓ اِلَی اللّٰہِ کہنا پڑا۔ خدا نے بھی اپنے قانون تشریعی میں بہ تصدیق اپنے قانون قدرت کے ﴿تَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی﴾ کا حکم فرمایا"۔

(تبلیغ رسالت، مجموعہ اشتہارات۔ جلد اوّل صفحہ ۲۶)

تو اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام واضح طور پر فرمارہے ہیں کہ ہماری تمام کامیابی چاہے وہ دنیاوی ہو یا دینی ہو بغیر آپس کے تعاون کے حاصل نہیں ہوسکتی کیونکہ اکیلا انسان سارے کام نہیں کرسکتا اس لئے تمام وہ لوگ جو ایک مقصد کیلئے اکٹھے ہوئے ہیں، ایک گروہ کی شکل میں ہیں، ایک جماعت ہیں ایک ہوکر آپس کے تعاون سے کام کریں گے تو تمام امور خوش اسلوبی سے طے پائیں گے اور کامیابیاں تمہارے قدم چومیں گی۔ کیونکہ جس قدر بڑا کام ہو، جتنا بڑا مقصد ہو اس کے نتائج تم بغیر اکٹھے ہوئے، بغیر ایک ٹیم ورک کے اور ایک دوسرے کی مدد کے حاصل ہی نہیں کرسکتے۔ فرمایا کہ یہاں تک کہ انبیاء بھی جن میں برداشت بھی ہوتی اور انہوں نے مجاہدات بھی کئے ہوتے ہیں ان کا توکل اللہ تعالیٰ کی ذات پر بہت بڑھا ہوا ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ خود اُن کو اس کام کے لئے مامور کررہا ہوتا مقرر فرما رہا ہوتا ہے پھر بھی اِن کو ظاہری اسباب کی ضرورت ہوتی ہے۔ تو اس لئے ان کو کہنا پڑتا ہے کہ کون اللہ تعالیٰ کی طرف سے دیئے گئے ان کاموں میں میرے مددگار ہوں گے اور اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے قانون شریعت میں قانون قدرت کے مطابق ہی نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کا حکم فرمایا ہے۔

پھر آپؑ نصیحت فرماتے ہیں جسے خاص طور پر انصار کی عمر کے لوگوں کو ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیے کہ کیونکہ زندگی کا ایک بڑا حصہ گذر چکا ہے اس لئے اب بہت زیادہ فکر کی ضرورت ہے، کوئی پتہ نہیں کس وقت بلاوا آجائے۔ آپؑ فرماتے ہیں ایک ذرہ بدی کا بھی قابل پاداش ہے۔ اگر چھوٹی سے چھوٹی بدی بھی تم کرتے ہو تو اُس کی بھی سزا اُس پر مل سکتی ہے۔ وقت تھوڑا ہے اور کارعمل نہ پیدا۔ بہت تھوڑا وقت رہ گیا ہے اور کوئی پتہ نہیں عمر کتنی ہے اور کیا کام کرنے ہیں۔ تیز قدم اٹھاؤ کہ شام نزدیک ہے جو کچھ پیش کرنا ہے وہ بار

بار دیکھ لو ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو۔ یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو یعنی سب کچھ ضائع نہ ہو جائے اور یہ جو تم پیش کر رہے ہو جو ہمارے اعمال ہیں یہ ایسے نہ ہوں کہ وہ اس قابل ہی نہ ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں پیش کئے جاسکیں۔

حضرت مصلح موعودؓ جنہوں نے یہ تنظیم قائم فرمائی، فرماتے ہیں کہ انصاراللہ پر بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ وہ اپنی عمر کے آخری حصے میں سے گذر رہے ہیں اور یہ آخری حصہ وہ ہوتا ہے جب انسان دنیا کو چھوڑ کر اگلے جہاں جانے کی فکر میں ہوتا ہے اور جب کوئی انسان اگلے جہان جارہا ہو تو اُسے اس وقت اپنے حساب کی صفائی کا بہت زیادہ خیال ہوتا ہے اور وہ ڈرتا ہے کہ کہیں وہ ایسی حالت میں اس دنیا سے کوچ نہ کر جائے کہ اس کا حساب گندا ہو، اس کے اعمال خراب ہوں اور اس کے پاس وہ زادِراہ نہ ہو جو اگلے جہاں میں کام آنے والا ہے۔ جب احمدیت کی غرض یہی ہے کہ بندہ اور خدا کا تعلق درست ہو جائے تو ایسی عمر میں اور عمر کے ایک ایسے حصہ میں اس کا جس قدر احساس ایک مومن کو ہونا چاہیے وہ کسی شخص سے مخفی نہیں ہوسکتا۔

پھر انصار کو اُن کے فرائض کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپؓ نے فرمایا کہ آپکا نام انصاراللہ اسلئے رکھا گیا ہے کہ جہاں تک ہوسکے آپ دین کی خدمت کی طرف توجہ کریں۔ اور یہ تو مالی لحاظ سے بھی ہوتی ہے اور دینی لحاظ سے بھی ہوتی ہے۔ دینی لحاظ سے بھی آپ لوگوں کا فرض ہے کہ عبادت میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کریں۔ اور دین کا چرچا زیادہ سے زیادہ کریں۔ تاکہ آپ کو دیکھ کر آپکی اولادوں میں بھی نیکی پیدا ہو جائے۔ دین کا چرچا یہی ہے کہ تبلیغ کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ حضرت ابراہیمؑ کی قرآن کریم میں یہی خوبی بیان کی گئی ہے کہ آپ اپنے اہل وعیال کو ہمیشہ نماز وغیرہ کی تلقین کرتے رہتے تھے۔ یہی اصل خدمت آپ لوگوں کی ہے۔ آپ خود بھی نماز اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ کریں اور اپنی اولادوں کو بھی نماز اور ذکرِ الٰہی کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ جب تک جماعت میں یہ روح بیدار ہے اور لوگوں کے ساتھ خداتعالیٰ کے فرشتوں کا تعلق قائم رہے اور اپنے اپنے درجہ کے مطابق کلامِ الٰہی اِن پر نازل ہوتا رہے اسی وقت تک جماعت زندہ رہتی ہے کیونکہ اس میں ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو خداتعالیٰ کی آواز سُن کر اُسے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور جب یہ چیز مٹ جاتی ہے اور لوگ خداتعالیٰ سے بے تعلق ہو جاتے ہیں تو اس وقت قومیں بھی مرنے لگ جاتی ہیں۔ پس آپ لوگوں کو ہمیشہ خداتعالیٰ کی طرف توجہ کرنی چاہیے اور اپنی اولادوں کو بھی ذکرِ الٰہی کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔

پھر تہجد اور ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ جماعت کی دماغی نمائندگی انصاراللہ کرتے ہیں جب کسی قوم کے دماغ اور دل اور ہاتھ ٹھیک ہوں تو وہ قوم بھی ٹھیک ہو جاتی ہے۔ پس مَیں پہلے تو انصار کو یہ توجہ دلاتا ہوں ان میں سے وہ ہیں جو صحابی ہیں یا کسی صحابی کے بیٹے ہیں (اور اسوقت یہاں کافی صحابہ کی اولاد میں سے بھی ہیں) یا کسی صحابی کے شاگرد ہیں۔ اس لئے جماعت میں نمازوں، دعاؤں اور تعلق باللہ کو قائم رکھنا اُن کا کام ہے۔ اُن کو تہجد، ذکرِ الٰہی اور مساجد کی آبادی میں اتنا حصہ لینا چاہیے کہ نوجوان اُن کو دیکھ کر خود ہی اِن باتوں کی طرف مائل ہو جائیں۔ اصل میں تو جوانی کی عمر ہی وہ زمانہ ہے جس میں تہجد، دعا اور ذکرِ الٰہی کی طاقت بھی ہوتی ہے اور مزہ بھی آتا ہے۔ لیکن عام جوانی کے زمانے میں موت اور عاقبت کا خیال کم ہوتا ہے اس وجہ سے نوجوان غافل ہو جاتے ہیں لیکن نوجوانی میں اگر کسی کو یہ توفیق مل جائے تو وہ بہت ہی مبارک وجود ہوتا ہے۔ پس ایک طرف تو مَیں انصاراللہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اپنے نمونے سے اپنے بچوں اپنے ہمسایوں کے بچوں اور اپنے دوستوں کے بچوں کو زندہ کریں اور دوسری طرف مَیں خدام الاحمدیہ کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اتنا اعلیٰ نمونہ دکھائیں کہ نسلاً بعد نسلٍ اسلام کی روح زندہ رہے۔ پس آپ نے نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰہ کہہ کر اللہ تعالیٰ سے جو عہد باندھا ہے اس کو پورا کرنے کے لئے اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لائیں۔

جیسا کہ حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ تعلق باللہ کو بڑھائیں۔ دعاؤں اور نمازوں کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ تہجد میں بھی باقاعدگی اختیار کریں۔ اپنی راتوں کو زندہ کریں۔ اپنے بچوں اپنے احمدی ماحول کے بچوں کی تربیت کی فکر اپنے اندر پیدا کریں۔ بعض والدین بڑی پریشانی اور فکر کے ساتھ اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ ہمارے بچے جوانی کو پہنچ کر ہمارے ہاتھوں سے نکل رہے ہیں یا نکل گئے ہیں تو بہرحال جو وقت ہماری کمزوریوں کی وجہ سے ہمارے ہاتھوں سے نکل گیا اور ہماری اولاد میں سے اگر کوئی بے دینی کی طرف چل پڑا ہے تو پیار سے محبت سے اُسے واپس لانے کی کوشش کریں۔ اور دعاؤں سے اللہ تعالیٰ کی مدد مانگتے ہوئے اس کو ضائع ہونے سے بچائیں۔ گو ایسی ایک آدھ مثال ہی ملتی ہے لیکن ہم اپنا ایک بھی بچہ کیوں ضائع ہونے دیں!۔ بچوں کی ایسی تربیت کریں کہ وہ ہمیشہ جماعت اور خلافت سے وابستہ رہیں۔ کیونکہ اب خلافت کی وابستگی کے ساتھ ہی آپکی زندگی اور بقا ہے ویسے بھی اپنی اولاد کے راعی ہیں آپ لوگ۔ اور ہر راعی سے پوچھا جائے گا اس کی رعایا کے بارہ میں۔

پھر حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں یاد رکھو تمہارا نام انصاراللہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے مددگار۔ گویا تمہیں اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ازلی اور ابدی ہے اس لئے تم کو بھی کوشش کرنی چاہیے کہ ابدیت کے مظہر ہو جاؤ۔ تم اپنے انصار ہونے کی علامت یعنی خلافت کو ہمیشہ ہمیش کیلئے قائم رکھتے چلے جاؤ اور کوشش کرو یہ کام نسلاً بعد نسلٍ چلتا چلا جاوے اور اس کے دو ذریعے ہوسکتے ہیں ایک ذریعہ تو یہ ہے کہ اپنی اولاد کی صحیح تربیت کی جائے اور اس میں خلافت کی محبت قائم کی جائے اور اگر تم حقیقی انصاراللہ بن جاؤ اور خداتعالیٰ سے تعلق پیدا کرلو تو تمہارے اندر خلافت بھی دائمی طور پر رہے گی۔

فرمایا کہ آپ نے انصار کا نام قبول کیا ہے تو صحابہ جیسی محبت بھی پیدا کریں۔ آپ کے نام کی نسبت خداتعالیٰ سے ہے اور خداتعالیٰ ہمیشہ رہنے والا ہے۔ اس لئے تمہیں بھی چاہیے کہ خلافت کے ساتھ ساتھ انصار کے نام کو ہمیشہ کے لئے قائم رکھو۔ اور ہمیشہ دین کی خدمت میں لگے رہو۔ کیونکہ اگر خلافت قائم رہے گی تو اس کو انصار کی بھی ضرورت ہوگی، خدام کی بھی ضرورت ہوگی اور اطفال کی بھی ضرورت ہوگی۔ ورنہ اکیلا آدمی کوئی کام نہیں کرسکتا۔ اکیلا نبی بھی کوئی کام نہیں کرسکتا۔ دیکھو حضرت مسیح علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے حواری دیئے ہوئے تھے اور رسول کریم کو بھی اللہ تعالیٰ نے صحابہ کی جماعت دی تھی۔ اسی طرح اگر خلافت قائم رہے گی تو ضروری ہے اطفال الاحمدیہ، خدام الاحمدیہ اور انصاراللہ بھی قائم رہیں۔ اور جب یہ ساری تنظیمیں قائم رہیں گی تو خلافت بھی خداتعالیٰ کے فضل سے قائم رہے گی انشاءاللہ۔

پھر آپ نے فرمایا کہ انصاراللہ خصوصیت کے ساتھ اپنے کام کی نگرانی کریں تاکہ ہر جگہ اور ہر مقام پر ان کا کام نمایاں ہوکر لوگوں کے سامنے آجائے اور محسوس کرنے لگ جائیں کہ یہ ایک زندہ اور کام کرنے والی جماعت ہے مگر مَیں سمجھتا ہوں جب تک انصاراللہ اپنی ترقی کے لئے صحیح طریق اختیار نہیں کریں گے اس وقت تک انہیں اپنے مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوگی۔ مَیں سمجھتا ہوں بڑی عمر کے لوگوں کو ضرور یہ احساس اپنے اندر پیدا کرنا چاہیے کہ وہ شباب کی عمر میں سے گذر کر اب ایسے حصۂ عمر میں گذر رہے ہیں جس میں دماغ تو سوچنے کے لئے موجود ہوتا ہے مگر زیادہ عمر گزرنے کے بعد ہاتھ پاؤں محنت، مشقت اور کام کرنے کے قابل نہیں رہتے۔ اس کی وجہ سے اُن کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے کاموں کے سرانجام کے لئے کچھ نوجوان سیکریٹری 40 سال کے اوپر کے مگر زیادہ عمر کے نہ ہوں، مقرر کرلیں جن کے ہاتھ پاؤں میں طاقت ہو اور وہ دوڑنے، بھاگنے کا کام آسانی سے کرسکیں۔ تاکہ ان کاموں میں سُستی اور غفلت کے آثار پیدا نہ ہوں۔

آپ نے اس وقت فرمایا تھا کہ مَیں سمجھتا ہوں کہ اگر 40 سال سے 55 سال کی عمر تک کے لوگوں پر نظر دوڑاتے تو ضرور اس عمر کے لوگوں میں ایسے لوگ مل جاتے جن کے ہاتھ پاؤں بھی ویسے ہی چلتے ہیں جیسے اُن کے دماغ چلتے ہیں۔ اسی لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے 40 سال سے 55 سال تک کے لئے بعد میں انصاراللہ کی صف دوم کا قیام فرمایا اور اس کے لئے ایک نائب صدر بھی علیحدہ ہوتا ہے تو جو بڑی عمر سے ان لوگوں کو چاہیے کہ جو 40 سال سے 55 سال کی عمر تک کے ہیں کہ بڑوں سے تجربہ حاصل کریں۔ اور بڑوں کو چاہیے کہ اپنے تجربے سے اس عمر کے انصار کو تربیت دیں اور اُن کو راہنمائی کریں اور برداشت کرنے کا بھی مادہ پیدا کریں۔ یہ نہیں کہ ہم بڑے ہیں تو اس لئے ہمارے پاس ہی سارے عہدے ہونے چاہئیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ یہ ایک الٰہی قدرت کا کرشمہ ہے کہ ایک زمانہ انسان پر ایسا آتا ہے جب اس کے جسمانی قویٰ تو نشوونما پاتے ہیں مگر اس کے دماغی قویٰ ابھی پردہ میں ہوتے ہیں۔ یہ نہیں کہتا کہ ان میں انحطاط واقع ہو جاتا ہے اُن میں گراوٹ آنی شروع ہو جاتی ہے اُن میں کمی شروع ہو جاتی ہے۔ انحطاط نہیں بلکہ قویٰ دماغیہ ایک پردے کے اندر رہتے ہیں اور یہ زمانہ وہ ہوتا ہے جو 25 سال سے 40 تک کی عمر کا ہے۔ لیکن پھر اس کے بعد ایک زمانہ ایسا آتا ہے جو جسم میں نشوونما اور ارتقاء کی طاقت تو نہیں رہتی مگر جو اسے کمال حاصل ہو چکا ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے۔ یہی وہ زمانہ ہے جس میں خداتعالیٰ عام طور پر نبیوں کو اصلاحِ خلق کے لئے کھڑا کیا کرتا ہے گویا یہ زمانہ بَلَغَ اَشُدَّہٗ کا زمانہ ہوتا ہے، طاقتیں اپنے کمال کو پہنچ جاتی ہیں۔ پس جب مَیں نے انصاراللہ میں شمولیت کے لئے 40 سال سے اوپر کی شرط رکھی تو اس کے معنے یہ تھے کہ کام کرنے کا بہترین زمانہ نہیں حاصل تھا۔

بعض لوگوں کا خیال ہوتا ہے ہم انصار کی عمر کو پہنچ گئے ہیں اس لئے اب ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ فرمایا کہ بشرطیکہ اس عمر والوں سے فائدہ اٹھایا جاتا مگر مجھے افسوس ہے کہ انہوں نے اس حکمت کو نہ سمجھا اور کام اُنہی لوگوں کے سپرد رکھا جو زیادہ عمر کے ہیں۔ حالانکہ اگر سارے کے سارے کام اُن لوگوں کے سپرد کر دیئے جائیں جو 60 سال سے اوپر یا 70 سال کے قریب ہوں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ لوگوں کے پاس دماغ تو ہوگا مگر کیونکہ کام کرنے کے لئے ہاتھ پاؤں نہیں ہوں گے اس لئے وہ کام خراب ہو جائے گا۔ مفید نتائج کا حاصل نہیں ہوگا۔ لیکن الحمدللہ جب سے صف دوم قائم ہوئی ہے، ہر طرح کے انصار اپنے کاموں میں شامل ہوتے ہیں تو عاملہ کے ممبران کے علاوہ بھی جو دوسرے انصار ہیں مجلس عاملہ کو اور انصاراللہ کی تنظیم کو کوشش کرنی چاہیے کہ اُن کو بھی زیادہ سے زیادہ اپنے پروگراموں میں شامل کریں اور ایسے لوگ جو ایک عمر کے بعد مایوس ہونا شروع ہو جاتے ہیں اُن کو مایوسی سے نکالیں۔ اُن کی مایوسی دور کریں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جیسا کہ مَیں نے کہا صف دوم کی وجہ سے نئی قوت اور ہمت پیدا ہو چکی ہے انصاراللہ میں۔ اب انصاراللہ کا وہ تصور نہیں ہے کہ 40 سال سے اوپر نکلے اور جو بھی کام کرتے تھے پہلے، وہ اب ختم ہو جائیں اور آج کی کھیلوں میں آپ نے اندازہ لگالیا کہ نوجوانوں کے نوجوانوں نے، خدام الاحمدیہ کو بھی ہرادیا رسہ کشی میں۔ تو الحمدللہ جہاں یہ خوشی ہے انصاراللہ کے لئے وہاں خدام الاحمدیہ کے لئے فکر کا مقام بھی ہے کہ بوڑھے اُن سے آگے نکل گئے ہیں۔ ان کاموں میں تو کم از کم ان کو آگے نکلنا چاہیے۔

بس یہ چند گزارشات تھیں اس پر ختم کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سب کو ہمت سے اور اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے تبلیغ کے کام کو بھی، تربیت کے کام کو بھی اور عبادت کو بھی حقیقی رنگ میں بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ (رپورٹ: محمود احمد ملک)

خطبہ جمعہ

مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے۔دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے۔

دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز-فرمودہ ۷رمئی ۲۰۰۴ء بمطابق ۷رہجرت ۱۳۸۳ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے۔

اشھد ان لا إله إلا الله وحده لا شريک له واشھد ان محمداً عبده و رسوله-

اما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمن الرحيم -

الحمدلله رب العلمين - الرحمن الرحيم - ملک يوم الدين - إياک نعبد و إياک نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

﴿اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِيْنَةُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَالْبٰقِيٰتُ الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ اَمَلًا﴾۔ (سورة الكهف آيت نمبر:47)

اس آیت کا ترجمہ ہے۔مال اور اولاد دنیا کی زندگی کی زینت ہیں اور باقی رہنے والی نیکیاں تیرے رب کے نزدیک ثواب کے طور پر بہتر اور امنگ کے لحاظ سے بہت اچھی ہیں۔

عموماً یہ سمجھا جاتا ہے کہ مال و دولت، جائیدادیں، فیکٹریاں، بڑے بڑے فارمز جو ہزاروں ایکڑ پہ پھیلے ہوئے ہوں، جن پر جاگیردار بڑے فخر سے پھر رہا ہوتا ہے اور دوسرے کو اپنے مقابلے پہ یا عام آدمی کو اپنے مقابلے پہ بہت نیچ اور ہیچ سمجھ رہا ہوتا ہے اور پھر اولاد جو اس کا ساتھ دینے والی ہو، نوکر چاکر ہوں یہ سب باتیں ایک دنیادار کے دل میں بڑائی پیدا کر رہی ہوتی ہیں۔اور اس کے نزدیک اگر یہ سب کچھ مل جائے تو ایک دنیادار کی نظر میں یہی سب کچھ اور یہی اس کا مقصود ہے جو اس نے حاصل کر لیا ہے۔اور اس وجہ سے ایک دنیادار آدمی اللہ تعالیٰ کے حقوق بھی بھلا بیٹھتا ہے۔اس کی عبادت کرنے کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں ہوتی۔اپنے زعم میں وہ سمجھ رہا ہوتا ہے یہ سب کچھ میں نے اپنے زور بازو سے حاصل کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا احساس دلانے کا کوئی خانہ اس کے دل میں نہیں ہوتا۔حقوق العباد ادا کرنے کی طرف اس کی ذرا بھی توجہ نہیں ہوتی اور اپنے کام کرنے والوں، اپنے کارندوں، اپنے ملازمین کی خوشی، غمی، بیماری، میں کام آنے کا خیال بھی اس کے ذہن میں نہیں آتا۔تو یہ سب اس لئے ہے کہ اس کے نزدیک اس زندگی کا سب مقصد دنیا ہی دنیا ہے اور ایک دنیادار کو شیطان اس دنیا کی خوبصورتی اور اس کی زینت اور زیادہ ابھار کر دکھاتا ہے۔تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ باقی رہنے والی چیز نیکی ہے، نیک اعمال ہیں، اللہ تعالیٰ کی خشیت ہے، اس کی عبادت کرنا ہے۔اس لئے تم اس کے عبادت گزار بندے بنو اگر اس کی رضا حاصل کرنی ہے۔یہ دنیا تو چند روزہ ہے، کوئی زیادہ سے زیادہ سو سال زندہ رہ لے گا اس کے بعد انسان نے مر کر اللہ تعالیٰ کے حضور حاضر ہونا ہے۔اس لئے آخرت کے لئے دولت اکٹھی کرو بجائے اس دنیا میں دولت بنانے کے۔فرمایا کہ اگر یہ سوچ پیدا کر لو گے تو یہی مال اور دولت اور بیٹے اور وسیع کاروبار تمہارے لئے ایک بہترین اثاثہ بن جائیں گے۔کیونکہ جو شخص اپنے مال و دولت کے ساتھ خدمت دین بھی کر رہا ہو اپنے ملک و قوم کی خدمت بھی کر رہا ہو، انسانیت کی خدمت بھی کر رہا ہو تو سمجھ لو کہ تم نے اپنے رب سے بہترین چیز حاصل کر لی اور ایسی چیزیں حاصل کر لیں جو مرنے کے بعد بھی تمہارے کام آئیں گی۔اور اگر یہی وصف اپنی اولاد میں پیدا کر دو تو پھر دنیا نہ صرف تمہاری تعریف کر رہی ہوگی بلکہ تمہارے آباء و اجداد کے لئے بھی دعا کر رہی ہوگی، تمہارے لئے بھی دعا کرے گی اور تمہاری اولادوں کے لئے بھی دعا کرے گی۔اس سے تمہاری نیکیوں میں اور اضافہ ہوتا چلا جائے گا اور تمہاری آخرت مزید سنورتی چلی جائے گی۔تو یہ سوچ اور کوشش ہر مومن کی ہونی چاہئے، جس کو نہ صرف اپنی فکر رہے بلکہ اپنی نسلوں کی بھی فکر رہے۔یہ سوچ کہ دنیا بھی کماؤ لیکن مقصد صرف اور صرف دنیا نہ ہو بلکہ جہاں اللہ اور اس کے بندوں کے حقوق کا سوال پیدا ہوتا ہو تو اس وقت دنیا سے مکمل بے رغبتی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں تھوڑا سا اقتباس میں پیش کرتا ہوں۔" کہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ مال اور اولاد بے شک دنیا کی زینت ہیں لیکن اگر انہیں صحیح طور پر استعمال کیا جائے یعنی دین میں مال خرچ ہوں اور دین کی خدمت کے لئے اولاد لگا دی جائے تو پھر اللہ تعالیٰ ان کو بھی دوام بخش دیتا ہے۔روپیہ خرچ ہو جاتا ہے لیکن اس کا نیک اثر باقی رہ جاتا ہے۔اولاد مر جاتی ہے لیکن اس کا ذکر خیر باقی رہ جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کے ماں باپ کا ذکر خیر بھی زندہ رہتا ہے۔پھر فرماتے ہیں کہ اَلْبَاقِيَاتُ الصَّالِحَاتُ اور اچھے کام باقیات صالحات کہلاتے ہیں۔خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ اَمَلًا، اس کے دو معانی ہیں۔ایک یہ کہ نیک کام کا دنیا میں نیک نتیجہ نکلتا ہے اور اس کے متعلق آئندہ بھی اچھی نیتیں ہوتی ہیں گویا ثَوَابًا دنیا کے نتیجہ کے متعلق ہے اور اَمَلًا آخرت کے متعلق ہے۔ثَوَابًا سے مراد خود اس عمل کرنے والے کی ذات کے متعلق بہتر نتائج کا پیدا ہونا ہے اور اَمَلًا سے مراد آئندہ نسل کے لئے بہترین امیدوں کا ہونا ہے۔مطلب یہ کہ نیک کاموں کا نتیجہ بھی تم کو نیک ملے گا اور تمہاری اولاد کو بھی۔کیونکہ اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ وہ نیک کی اولاد کو بھی فائدہ پہنچاتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد چہارم صفحہ ۴۵۷)

لیکن جب انسان نیکیوں کی طرف مائل ہوتا ہے۔دنیا سے بے رغبتی دکھانے کی کوشش کرتا ہے، اپنے مال کو دین اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے لئے استعمال کرنے کی کوشش کرتا ہے تو شیطان بھی اپنا کام دکھاتا ہے اور اسے نیکی کے کام کرنے سے روکتا رہتا ہے۔مختلف قسم کے حرص اور لالچ دے کر انسان کو اکساتا رہتا ہے۔اور اگر مومن اللہ کے حضور نہ جھکے، اس سے اس کا فضل نہ مانگے کیونکہ نیکیوں کی توفیق بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے تو شیطان سے بچنے کے لئے کوئی اور راستہ نہیں ہے۔شیطان سے بچنے کا صرف یہی راستہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور جھکو اور اس سے اس کا فضل مانگو اور یہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ہر قدم پر شیطان سے بچاتا رہے کیونکہ شیطان سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں نہ آئے تو پھر تو شیطان اپنے کامیاب حملے کرتا چلا جائے گا، یہی خیال دل میں ڈالے گا کہ تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا پڑی ہوئی ہے کہ دین کے لئے خرچ کرو۔تمہارا مال تمہارا ہے، تمہیں کیا ضرورت ہے کہ انسانیت کی خدمت کے لئے لگائے رکھو۔تو اللہ تعالیٰ دوسری جگہ فرماتا ہے کہ جب شیطان ایسے حملے کر رہا ہو تو اس کے جال میں نہ پھنس جانا۔یاد رکھو اگر تم اس کے جال میں پھنس گئے تو پھر دھوکے میں آتے چلے جاؤ گے اور اس لئے یہ ضروری ہے کہ ہر وقت اس سے بچتے رہو جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ بِاللّٰهِ الْغَرُوْرُ﴾ (سورة فاطر آيت:6)

کہ اے لوگو! اللہ کا وعدہ یقیناً سچا ہے پس تمہیں دنیا کی زندگی ہرگز کسی دھوکے میں نہ ڈالے۔اور اللہ کے بارے میں تمہیں سخت فریبی یعنی شیطان ہرگز فریب نہ دے سکے۔

پھر فرمایا کہ یاد رکھو اللہ کا وعدہ سچا ہے جو شیطان کے قدموں پہ چلنے والوں کو ضرور پکڑے گا۔اور اس سے بچنے والوں، اپنے حضور جھکنے والوں کو ضرور پناہ دے گا۔اس لئے تمہارا فرض ہے کہ اللہ کے حضور جھکتے رہو اور کبھی بھی شیطان کے دھوکے میں نہ آؤ۔تمہارے مال کی تمہارے عہدے کی، یا تمہارے خاندان کی بڑائی اور اس کی چمک دکھا کر شیطان تمہیں نیک کاموں کے کرنے سے روک سکتا ہے۔تمہارے دل میں وسوسے پیدا کر سکتا ہے، عہدیداروں کے خلاف، نظام جماعت کے خلاف تمہارے دل میں بغاوت یا تکبر پیدا کر سکتا ہے اس لئے یاد رکھو کہ جتنا بڑا مقام اللہ تعالیٰ تمہیں دے، جتنی زیادہ دولت اللہ تعالیٰ تمہیں دے، اتنا زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف جھکو اور شیطان سے بچنے کے لئے اس کی پناہ مانگو۔ورنہ شیطان تمہیں اپنے

فریب میں گرفتار کرلے گا اور تم اپنی دنیا و آخرت گنوا بیٹھو گے۔

اللہ تعالیٰ نے شیطان کے پنجے میں آنے والوں اور صرف دنیا پر نظر رکھنے والوں کے لئے سورۃ تکاثر میں اس طرح بیان کیا ہے کہ ﴿اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ، حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ، كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، ثُمَّ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ، كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ﴾۔ (تکاثر ۲ تا ۶) کہ تمہیں غافل کر دیا ہے ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی دوڑ نے، یہاں تک کہ تم نے مقبروں کی زیارت کی۔ خبردار تم ضرور جان لوگے، پھر خبردار تم ضرور جان لوگے، خبردار اگر تم یقینی علم کی حد تک جان لو۔ اس کی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے مختلف زاویوں سے بڑی تفصیل سے تفسیر فرمائی ہے۔ اس وقت میں اس میں سے چند نکات رکھوں گا۔ اور یہ ضروری نہیں ہے کہ یہ کثرت، تکبر یا غرور صرف حکومتوں کے لئے یا بڑے گروہوں کے لئے ہوتا ہے۔ بلکہ اپنے اپنے دائرے میں جو بھی ایسی حرکتیں کرنے والا ہوگا وہ انہیں نتائج سے دوچار ہوگا۔

حضرت مصلح موعود ؓ فرماتے ہیں کہ:

اول: بنی نوع انسان میں ان کے خلاف ردعمل پیدا ہوتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تکاثر کے نتیجہ میں تکبر پیدا ہوتا ہے۔ اور تکبر کے نتیجہ میں لوٹ مار اور ظلم پیدا ہوتا ہے۔ آخر بنی نوع انسان میں اس کے خلاف جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ حکومت کو تباہ کرنے کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں یا اگر اپنے دائرے میں جو بھی ظلم کرنے والا ہوگا اس کے خلاف لوگ کھڑے ہوں گے۔

دوم: کبھی بنی نوع انسان میں تو ان کے خلاف ردعمل پیدا نہیں ہوتا لیکن ان کی اپنی اولاد ان کی کمائی کو استعمال کرکے عیاش ہو جاتی ہے۔ اور اس طرح ان میں اندرونی زوال پیدا ہونے لگتا ہے۔ باپ دادا کی جائیداد چونکہ مفت ہاتھ میں آ جاتی ہے اس لئے عیاشی میں مبتلا ہو کر وہ سب کچھ برباد کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے بادشاہ ہوتے ہیں مگر عیاشیوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہوتی ہے کہ انہوں نے کنچنیاں رکھی ہوئی ہوتی ہیں۔ شرابیں پیتے رہتے ہیں اور حکومت کے کاموں کی طرف کوئی توجہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ برباد ہو جاتے ہیں اور ان کی حکومت امراء میں تقسیم ہو جاتی ہے اسی طرح اپنے اپنے دائرے میں بعض امراء بھی اگر ایسی حرکتیں کرنے والے ہوں، دنیا کی نظر میں زیادہ اہمیت ہو اولاد کی صحیح طرح تربیت نہ ہو تو پھر ان کی اولادیں بھی ان کی جائیدادوں کے ساتھ یہی حشر کرتی ہیں۔

تیسرے فرمایا کہ یا پھر اللہ تعالیٰ سے ہی اس قوم کی ٹکر ہو جاتی ہے یعنی کوئی ایسا سبب پیدا ہو جاتا ہے کہ دنیاوی تباہی کے سامان تو نہیں ہوتے لیکن خدا تعالیٰ کا عذاب نازل ہو کر اس قوم کو بالکل تباہ کر دیتا ہے۔ غرض جب کوئی قوم تکاثر کے نتیجہ میں زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ کے مقام تک پہنچ جائے تو اس میں ان تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ضرور پیدا ہو جاتی ہے۔ یا تو رعایا میں ردعمل پیدا ہوتا ہے اور وہ اپنے حاکموں کو توڑ دیتے ہیں۔ یا اندرونی طور پر حکام میں ایسا تنزل پیدا ہو جاتا ہے کہ وہ آپ ہی آپ ٹوٹنے لگتے ہیں، یا ایسے امراء جن کی اولادوں کی صحیح تربیت نہیں ہوتی وہ اپنی جائیدادیں کھا کے خود بخود ختم کر جاتے ہیں۔ اور ایسے بھی لوگ دیکھے گئے ہیں جن کے باپ دادے بڑے امیر اور صاحب جائیداد تھے اور اولادیں اب در در کی ٹھوکریں کھاتی پھرتی ہیں۔ اور پھر تیسری بات بتائی کہ یا پھر خدائی غضب نازل ہو کر ان کو تباہ کر دیتا ہے"۔ (تفسیر کبیر جلد نہم صفحہ ۵۳۵، ۵۳۶)

مال سے بے رغبتی اور اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنے کے بارے میں چند احادیث پیش کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کی اس قدر فکر تھی کہ وہ صرف دنیاداری میں مبتلا نہ ہو جائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ میں اپنی امت کے بارے میں جس چیز کا سب سے زیادہ اندیشہ کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ میری امت خواہشات کی پیروی کرنے لگ جائے گی۔ اور دنیاوی توقعات کے لمبے چوڑے منصوبے بنانے میں لگ جائے گی۔ تو اس خواہش نفس کی پیروی کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ حق سے دور جا پڑے گی۔ اور دنیا سازی کے منصوبے آخرت سے غافل کر دیں گے۔ اے لوگو! یہ دنیا رخت سفر باندھ چکی ہے اور جا رہی ہے اور آخرت بھی آنے کے لئے تیاری پکڑ چکی ہے۔ اور ان دونوں میں سے ہر ایک کے کچھ غلام اور بندے ہیں۔ پس اگر تم میں استطاعت ہو کہ دنیا کے بندے نہ بنو تو ضرور ایسا کرو۔ تم اس وقت عمل کے گھر میں ہو اور ابھی حساب کا وقت نہیں آیا مگر کل تم آخرت کے گھر میں ہوگے اور وہاں کوئی عمل نہیں ہوگا۔

یہ تنبیہ کی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ اگر استطاعت ہے تم دنیا کے بندے بن جاؤ۔ یہ وارننگ ہے کہ تم میں اتنی طاقت نہیں ہے کہ دنیاداری کے دھندوں میں خدا کو بھول جاؤ۔ اگر خدا کو بھول گئے تو اس کی سزا تمہیں ضرور ملے گی یہاں نہیں ملے گی تو اگلے جہان میں ملے گی۔ سوچو اور غور کرو کیا تم خدا تعالیٰ کی سزا کو سہہ سکتے ہو۔ یقیناً ہم میں سے کوئی بھی ایسا نہیں کر سکتا۔ جو یہ کہہ سکے کہ ہاں میں سہہ سکتا ہوں۔ فرمایا کہ اس لئے زندگی کے جو چند دن ہیں ان میں خدا کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بچو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے آگے جھکنے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلنے والا بنائے۔

کعب بن ایاض ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا اِنَّ لِكُلِّ اُمَّةٍ فِتْنَةً وَفِتْنَةُ اُمَّتِيْ اَلْمَالُ کہ ہر امت کی ایک آزمائش ہوتی ہے اور میری امت کی آزمائش مال کے ذریعے ہوگی"۔ (ترمذی. کتاب الزهد. باب ماجاء ان فتنة هذه الامة فی المال)

چنانچہ دیکھ لیں اس زمانے میں بھی ہم دیکھتے ہیں اس کے مطابق مسلمانوں کی کیا حالت ہے۔ شرم آتی ہے یہ دیکھ اور سن کر کہ مال کمانے کی حرص اور ہوس نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے ہی بے پرواہ کرا دیا ہے۔ تول میں کمی ہے، ماپ میں کمی ہے، کاروبار میں دھوکہ ہے دکھائیں گے کچھ اور دیں گے کچھ۔ ماحول کے اثر کی وجہ سے بعض دفعہ بعض احمدی بھی اس برائی میں ملوث ہو جاتے ہیں، متاثر ہو جاتے ہیں۔ اپنوں اور غیروں سے بھی دھوکہ ہوتا ہے اور پھر غیروں کے سامنے شرمندگی اٹھانی پڑتی ہے۔ چاہے وہ ایک احمدی ہزاروں میں نظر آ رہا ہو۔ کیونکہ احمدیت کا ایک تصور قائم ہے تو جب ایسی مثال نظر آتی ہے تو بہت زیادہ واضح ہو کر اور ابھر کے سامنے آ جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو جو اس قسم کی حرکتوں میں ملوث ہوں سزا بھی دی جاتی ہے، تعزیر بھی ہوتی ہے لیکن ہر احمدی کو یہ خود سوچنا چاہئے کہ اس کا خدا کے ساتھ معاملہ ہے اور مسیح محمدی کے ساتھ ایک عہد بیعت کیا ہے، بیعت کی تجدید کی ہے کہ ہم تمام برائیوں سے بچتے رہیں گے۔ تو اس کے بعد بھی اگر ایسی حرکتیں ہوں تو پھر کیا ایسا عمل کرنے والا اس قابل ہوگا کہ جماعت میں رہ سکے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تو ایسوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ کاٹا جائے گا۔

ایک روایت ہے حضرت سہل ؓ بیان کرتے ہیں۔ "ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! مجھے ایسا کام بتائیے کہ جب میں اسے کروں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرنے لگے اور باقی لوگ مجھے چاہنے لگیں۔ آپ نے فرمایا کہ دنیا سے بے رغبت اور بے نیاز ہو جاؤ اور اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرنے لگے گا۔ جو کچھ لوگوں کے پاس ہے اس کی خواہش چھوڑ دو، لوگوں کی طرف حریص نظروں سے نہ دیکھو، لوگ تجھ سے محبت کرنے لگ جائیں گے"۔

(ابن ماجه. باب الزهد فی الدنیا)

تو فرمایا کہ اگر یہ عمل کرو گے تو اس سے حرص، لالچ یا دوسرے نقصان پہنچانے کی سوچ سے بھی بچ جاؤ گے۔ نقصان پہنچانا تو ایک طرف رہا یہ سوچ بھی تمہارے اندر نہیں آئے گی۔ دنیا سے بے رغبتی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعریف فرمائی ہے اگر ہر مومن وہ معیار حاصل کر لے اور پھر قناعت کے ساتھ ساتھ زہد بھی حاصل ہو جاتا ہے اور مومن کی قناعت زہد کے ساتھ مل کر ہی اعلیٰ معیار قائم کرتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں" کہ دنیا سے بے رغبتی اور زہد یہ نہیں ہے کہ آدمی اپنے اوپر کسی حلال کو حرام کر لے اور اپنے مال کو برباد کر دے۔ بلکہ زہد یہ ہے کہ تمہیں اپنے مال سے زیادہ خدا کے انعام اور بخشش پر اعتماد ہو اور جب تم پر کوئی مصیبت آئے تو اس کا جو اجر و ثواب ملنا ہے اس پر تمہاری نگاہ جم جائے اور تم مصائب کو ذریعہ ثواب سمجھو"۔ (جامع ترمذی. عن ابی ذر)

تو دیکھیں بعض لوگ مال ضائع ہونے پر افسوس کرتے ہیں، حالانکہ کاروبار میں اونچ نیچ بھی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ دشمنیاں بھی ہوتی ہیں، شیطان صفت لوگ نقصان بھی پہنچا دیتے ہیں تو اس پر صرف اناللہ پڑھ کے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہئے۔ اُس کے آگے جھکنا چاہئے نہ کہ رونا دھونا کیا جائے، واویلا کیا جائے۔ اور یہ یقین ہونا چاہئے کہ جس خدا نے پہلے نعمتوں سے نوازا تھا وہ دوبارہ بھی دے سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم ہونا چاہئے، اسی سے تعلق قائم رکھنا چاہئے اور جب اس یقین کے ساتھ تعلق رکھیں گے تو ہمیشہ نوازتا رہے گا۔ احمدیوں نے مختلف اوقات میں جب کبھی پاکستان میں یا کہیں ان کے خلاف فساد اٹھے یہ نظارہ دیکھا اور یہ تجربہ کیا کہ لاکھوں کا کاروبار جلایا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ایسا نوازا کہ صبر کی وجہ سے اور اس اعتماد کی وجہ سے جو ان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر تھا کہ جماعت کی وجہ سے اور احمدی ہونے کی وجہ سے نقصان ہوا ہے تو اللہ تعالیٰ دے گا، اللہ نے لاکھوں کو کروڑوں میں بدل دیا۔ اگر ہزاروں کا ہوا تو لاکھوں کا بدلا دے دیا۔ تو اللہ تعالیٰ تو اپنے بندوں سے یہ سلوک کرتا رہتا ہے اور ہم اپنی زندگیوں میں تجربہ بھی کرتے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اپنے پر اعتماد اور یقین پیدا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت سہل بن سعد ؓ روایت کرتے ہیں" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مچھر کے پر کے برابر بھی حیثیت رکھتی ہوتی تو کافر اس میں سے پانی کے ایک گھونٹ کے برابر بھی حصہ نہ پاتا"۔ (ریاض الصالحین. باب فضل الزهد فی الدنیا)

تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو دنیا کی حیثیت مچھر کے ایک پر کے برابر بھی نہیں ہے۔ کیونکہ اگر حیثیت ہوتی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ تو میری نعمت تھی میں مومنوں کو دیتا پھر کافروں کو کیوں دیتا۔ اور ہم ہیں کہ اس کے لئے قضاء میں، تھانوں میں، کچہریوں میں اپنے عزیزوں رشتہ داروں کو گھسیٹتے پھر رہے ہوتے ہیں تو دونوں فریقین کو سوچنا چاہئے۔ کہ کیا احمدی بن کر، اپنے آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں

شامل کرنے کے بعد کیا یہ معیار ہیں جو ہمارے ہونے چاہئیں یا دنیا سے بے رغبتی۔ مال کا ہونا کوئی جرم نہیں لیکن اس کی ہوس اور حرص اور ہر وقت اس میں ڈوبے رہنا، یہ چیز منع ہے۔ اگر ہمارے میں سے ہر ایک غور سے یہ سوچنا شروع کردے تو احمدیوں کے تو جھگڑے ختم ہو جائیں جائیدادوں اور مالی امور کے۔

پھر ایک روایت میں ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "دنیا کی آخرت کے مقابلے میں اتنی سی حیثیت ہے جتنی کہ تم میں سے کوئی اپنی انگلی سمندر میں ڈبوئے پھر اسے نکال کر دیکھے کہ اس کے ساتھ کتنا پانی لگا ہوا ہے"۔ (ترمذی۔ کتاب الزھد۔ باب ماجاء فی ھوان الدنیا علی اللہ)

یہ دنیا کی حیثیت ہے۔ اس دنیا میں ہم جو ہر چیز تلاش کرتے پھرتے ہیں اور آخرت کے متعلق سوچتے بھی نہیں اگر مقابلہ کرنا ہو تو دیکھیں آخرت میں جو جزا یا سزا ملنی ہے یہ اتنی وسیع ہے کہ اس کے لئے آدمی کو ہر وقت فکر رہنی چاہئے۔ جبکہ دنیا جس کی حیثیت ہی کوئی نہیں ایک قطرہ پانی کے برابر بھی حیثیت نہیں سمندر کے مقابلے میں، اس کے پیچھے ہم دوڑتے رہتے ہیں۔

حضرت عمرو بن عاصؓ روایت کرتے ہیں۔" کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم بھیجا یعنی حضرت عمروؓ بن عاص کو یہ کہا کہ اپنے ہتھیار لے کر اور زرہ پہن کر میرے پاس آؤ۔ تو کہتے ہیں جب میں مسلح ہو کر آپؐ کے پاس حاضر ہوا تو اس وقت آپؐ وضو فرما رہے تھے۔ آپؐ نے مجھے فرمایا کہ میں نے تمہیں اس غرض کے لئے بلایا ہے کہ میں تمہیں ایک جنگی مہم پر بھیجنا چاہتا ہوں اس مہم سے تمہیں اللہ تعالیٰ بخیریت واپس لائے گا اور مال غنیمت دے گا۔ اور میں تمہیں مال کی ایک مقدار بطور انعام دوں گا۔ تو کہتے ہیں کہ میں نے اس پر کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں نے مال حاصل کرنے کے لئے ہجرت نہیں کی تھی۔ میری ہجرت تو صرف خدا اور اس کے رسول کے لئے ہوئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اچھا مال نیک آدمی کے لئے بہت اچھی چیز ہے"۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

مطلب یہ ہے کہ جب اچھا مال مل رہا ہو تو اس کا بھی انکار نہیں کرنا چاہئے اس سے اللہ تعالیٰ نے منع نہیں کیا۔ نیک مال ہو اور نیک مقاصد کے لئے خرچ کرنے والا مال ہو تو اس کو حاصل کرنے میں کوئی برائی نہیں ہے۔ بلکہ برائی تو یہ ہے کہ صرف مال کی ہوس اور حرص ہو انسان اس کے پیچھے پڑا رہے اور خدا کو بھول جائے۔

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگر تم کسی ایسے شخص کو دیکھو جسے دنیا سے بے رغبتی اور قلت کلام کی صفات عطا ہوئی ہوں تو اس کی مجلس کا قصد کرو یعنی اس میں بیٹھا کرو، اس سے فائدہ اٹھاؤ کیونکہ ایسا شخص حکمت کی باتیں کرنے والا ہوگا"۔ (سنن ابن ماجہ۔ کتاب الزھد)

اللہ تعالیٰ جماعت میں زیادہ سے زیادہ ایسے لوگ پیدا فرمائے۔ دنیا کی حرص و ہوس ان میں نہ ہو۔

حضرت ابوہریرہؓ روایت کرتے ہیں کہ: "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مشہور شاعر لبید نے یہ بات کہی۔ اس سے زیادہ اور سچی بات کسی اور شاعر نے نہیں کہی۔ یعنی اس نے یہ بہت سچی بات کہی کہ اللہ تعالیٰ کے سوا ہر چیز بے کار اور بے سود ہے۔ ایک وہی سود و زیاں کا مالک ہے"۔

(مسلم کتاب الشعر)

ایک روایت میں آتا ہے" کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی مختصر اور جامع نصیحت فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنی نماز پڑھنے کے لئے کھڑے ہو تو اس شخص کی طرح نماز پڑھو جو دنیا کو چھوڑ کر جانے والا ہو۔ اور اپنی زبان سے ایسی بات نہ نکالو کہ اگر قیامت میں اس کا حساب ہو تو تمہارے پاس کچھ کہنے کے لئے نہ رہ جائے۔ اور لوگوں کے پاس جو کچھ مال و اسباب ہے اس سے تم بالکل بے نیاز ہو جاؤ"۔ (مشکوٰۃ)

پہلی بات اس میں یہی ہے کہ نماز اس طرح پڑھو کہ جس طرح ابھی کچھ دیر بعد دنیا کو چھوڑ جانا ہے اور دنیا کو چھوڑنے کا جو خوف ہے۔ مرتے وقت تو بڑے بڑے ایسے لوگ جنہوں نے ظلم کی انتہا کی ہوتی ہے وہ بھی بعض دفعہ بڑی عاجزی دکھا رہے ہوتے ہیں۔

"حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ازواج مطہرات سے ایک ماہ کے لئے علیحدگی اختیار فرمائی اور بالا خانے میں قیام فرمایا، میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ آپ ایک خالی چٹائی پر لیٹے ہوئے ہیں، اس پر کوئی چادر یا گدیلا وغیرہ نہیں ہے اور چٹائی کے اثر سے آپؐ کے بدن مبارک پر نشان پڑ گئے ہیں۔ آپ ایک تکیے سے سہارا لئے ہوئے تھے جس کے اندر کھجور کے پتے بھرے تھے۔ کمرے کے باقی ماحول پر نظر کی تو وہاں چمڑے کی تین خشک کھالوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! آپ دعا کریں اللہ آپ کی امت کو فراخی عطا کرے۔ ایرانیوں اور رومیوں کو دنیا کی کتنی فراخی عطا ہے حالانکہ وہ خدا کی عبادت بھی نہیں کرتے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا: اے عمر! تم بھی ان خیالوں میں ہو۔ ان لوگوں کو عمدہ چیزیں اسی دنیا میں پہلے عطا کر دی گئی ہیں۔ مومنوں کو آئندہ ملیں گی"۔

(بخاری کتاب التفسیر۔ سورہ التحریم باب تبتغی مرضاۃ ازواجک)

تو یہاں ایک تو آپ نے یہ فرمایا کہ مال کی اتنی ہوس نہ کرو اللہ تعالیٰ سے لو لگاؤ، مومن کا یہی سرمایہ ہے۔ لیکن اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مال سے منع فرما دیا۔ وہ بھی روایت ہے کہ جب ایک کافر نے اس وقت تک بیعت نہیں کی تھی دو پہاڑیوں کے درمیان ایک وادی میں آنحضرتؐ کی بکریوں کا ریوڑ دیکھا اسے وہ بڑی پسندیدگی کی نظر سے دیکھ رہا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے۔ اس نے کہا ہاں۔ تو آپؐ نے اسے سارا دے دیا۔ اس کا مطلب ہے آپؐ کے پاس اتنی جائیدادیں اور باغ بھی تھے اور بکریوں کے بہت بڑے بڑے ریوڑ بھی تھے لیکن آپ نے صرف ان پر انحصار نہیں کیا کہ اس پر تکیہ کئے بیٹھے ہیں کہ میری کل جائیداد اور سرمایہ ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی ذات پر کامل بھروسہ تھا اور یقین تھا اس کا آپؐ نے ہمیشہ اظہار فرمایا اور ہم سے بھی یہی توقع رکھی کہ ہمارے اندر بھی اللہ تعالیٰ کے لئے وہ اعتماد اور وہ ایمان پیدا ہو جائے۔

حضرت عمرو بن عوفؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہ بن الجراحؓ کو بحرین کا عامل بنا کر بھیجا تا کہ وہاں سے جزیہ کی رقم وصول کر لائیں۔ چنانچہ وہ بحرین کے محاصل لائے۔ (یعنی جو وہاں سے ٹیکس وغیرہ وصول ہوئے تھے) تو انصار کو اس کا علم ہوا وہ سویرے سویرے ہی فجر کی نماز میں پہنچ گئے۔ جب آنحضرتؐ نے نماز پڑھ لی اور آپ مقتدیوں کی طرف مڑے تو لوگوں کا ایک ہجوم تھا جو آپؐ نے اپنے سامنے دیکھا۔ آپؐ مسکرائے اور فرمایا میرا خیال ہے کہ تم نے ابوعبیدہ کی آمد سے متعلق سن لیا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ۔ آپؐ نے فرمایا تمہیں بشارت ہو اور اس خوش کن خبر کی امید رکھو۔ خدا تعالیٰ کی قسم مجھے تمہارے فقر کا ڈر نہیں۔ اب فقر و احتیاج کے دن گئے یعنی غربت اور ضرورت پوری نہ ہونے کا خوف نہیں ہے۔ فرمایا کہ مجھے ڈر ہے تو اس بات کا ہے کہ دنیا کے خزانے تمہارے لئے کھول دیئے جائیں گے جس طرح پہلے لوگوں پر کھولے گئے تھے۔ تم دنیا کی طرف راغب ہو جاؤ گے اور اس کی حرص کرنے لگو گے۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے حرص کی۔ پس تم کو بھی یہ حرص دنیا ہلاک کر دے گی جس طرح کہ اس نے پہلے لوگوں کو ہلاک کیا تھا"۔ (بخاری کتاب الجھاد۔ باب الجزیۃ والموادعۃ)

اللہ تعالیٰ ہمیں اس حرص سے بچائے اور ہلاک ہونے سے بچائے۔ اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

"ایک روایت ہے خالد بن عمیر کہتے ہیں کہ عتبہ بن غزوانؓ نے (جو بصرہ کے گورنر تھے) تقریر فرمائی کہ میں نے اپنے آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس حال میں دیکھا ہے کہ میں ساتواں شخص تھا اور چھ اور آدمی تھے اور کہتے ہیں کہ معاشی تنگی کا یہ حال تھا کہ ببول کے درخت کی پتوں کے سوا ہمارے پاس کچھ بھی نہیں تھا۔ یہاں تک کہ پتیاں کھانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں چھالے پڑ گئے تھے اور کپڑے کی قلت کا یہ عالم تھا کہ ایک دفعہ ایک چادر مجھے ملی تو اس کے میں نے دو ٹکڑے کر دیئے۔ آدھی سعد بن مالک نے پہن لی اور آدھی میں نے۔ لیکن آج ہم ساتوں میں سے ہر شخص کسی نہ کسی علاقے کا گورنر ہے۔ مگر اس بات سے خدا کی پناہ کہ میں اپنے آپ کو اس عہدے پر ہونے کی وجہ سے بڑا جانوں اور اللہ کے نزدیک حقیر بنوں"۔ (ترغیب و ترھیب بحوالہ مسلم)

یعنی یہ خوف تھا کہ مجھے اس عہدے کی کوئی بڑائی نہیں اصل تو اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ وہی میرے دل میں قائم رہے۔ ہر شخص کو اپنی پہلی حالت کو بھولنا نہیں جانا چاہئے۔ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا چاہئے جن کو نیا نیا پیسہ آئے تو اپنے غریب رشتہ داروں کو بھلا بیٹھتے ہیں، ان کو کوئی سمجھتے ہی نہیں۔ اپنے گھر کے دروازے ان پر بند کر دیتے ہیں۔ ان سے نرمی سے بات کرنا بھی جرم سمجھتے ہیں۔ ہمیشہ کوشش یہ ہونی چاہئے کہ اپنے غریب رشتہ داروں کا بھی ہمیشہ خیال رکھا جائے، ان کی بھی عزت کی جائے ان کا احترام کیا جائے اور اگر وہ گھر میں آتے ہیں تو اکرام ضیف کے تمام تقاضے ان کے ساتھ بھی پورے کئے جائیں۔

"حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے کتان کے دو باریک کپڑے پہن رکھے تھے (اعلیٰ قسم کا

تبلیغ دین ونشر ہدایت کے کام پر ☆ مائل رہے تمہاری طبیعت خدا کرے

JANIC EXIMP

Manufacturers & Exporters of all kinds of Fashion
Leather Products & General order Suppliers & Importers

Off: 16D, Topsia 2nd Lane
Mullapara, Near Star Club
Calcutta-700039

Ph. 3440150
Tle. Fax: 3440150
Pager No.: 9610-606266

کپڑا تھا) ان میں سے ایک کپڑے سے ناک صاف کیا اور فرمایا واہ واہ! ابوہریرہ! کتان سے ناک صاف کرتا ہے۔ اور آپ ہی کہتے ہیں کہ اپنے آپ کو اس حال میں دیکھا تھا کہ میں بھوک سے بیہوش ہو جاتا تھا اور اس حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور حضرت عائشہؓ کے حجرہ کے درمیان گھسیٹا جایا کرتا تھا اور لوگ میری گردن پر پیر بھی رکھ دیا کرتے تھے یہ سمجھ کر کہ عقل میں فتور آ گیا ہے حالانکہ یہ غشی کی حالت ہوتی تھی جو بھوک کی وجہ سے طاری ہو جاتی تھی"۔ (ترغیب و ترھیب بحوالہ بخاری و مسلم)

یہ نہیں کہ آپ نے اس لئے تھوکا کہ آپؓ میں تکبر آ گیا تھا یا مال کی کثرت کی وجہ سے کوئی بڑائی پیدا ہو گئی تھی بلکہ دنیا سے بے رغبتی کا اظہار تھا زہد تھا نظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے اور اس کی رضا حاصل کرنے پر تھی نہ کہ ان دنیاوی چیزوں کی طرف ایک دنیادار کے لئے یہ اعلیٰ کپڑے ہوں گے لیکن ایک اللہ والے کے لئے خدارسیدہ کے لئے کوئی چیز نہیں تھی۔

"حضرت وہب بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمانؓ اور حضرت ابودرداءؓ کے درمیان بھائی چارہ کروایا، حضرت سلمانؓ، حضرت ابودرداءؓ کو ملنے آئے تو دیکھا کہ ابودرداء کی بیوی نے پراگندہ حالت میں کام کاج کے کپڑے پہن رکھے ہیں اپنا حلیہ عجیب بنایا ہوا تھا۔ سلمان نے پوچھا تمہاری یہ حالت کیوں ہے۔ اس عورت نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابودرداء کو تو اس دنیا کی ضرورت ہی نہیں وہ تو دنیا سے بے نیاز ہے۔ اسی اثناء میں ابودرداء بھی آ گئے۔ انہوں نے حضرت سلمان کے لئے کھانا تیار کروایا اور ان سے کہا کہ آپ کھائیں میں تو روزے سے ہوں۔ سلمان نے کہا جب تک آپ نہیں کھائیں گے میں بھی نہیں کھاؤں گا۔ چنانچہ انہوں نے روزہ کھول لیا (نفلی روزہ رکھا ہوگا)۔ اور جب رات ہوئی تو ابودرداء نماز کے لئے اٹھنے لگے۔ سلمان نے ان کو کہا ابھی سوئے رہو چنانچہ وہ سو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ دوبارہ نماز کے لئے اٹھنے لگے تو سلمان نے انہیں کہا کہ ابھی سوئے رہیں۔ پھر جب رات کا آخری حصہ آیا تو سلمان نے کہا کہ اب اٹھو۔ چنانچہ دونوں نے اٹھ کر نماز پڑھی۔ پھر سلمان نے کہا اے ابودرداء! تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے اور تمہارے نفس کا بھی تم پر حق ہے۔ تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ پس ہر حقدار کو اس کا حق دو، اس کے بعد ابودرداء آنحضرتؐ کے پاس آئے اور آپؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا حضورؐ نے فرمایا سلمان نے ٹھیک کیا ہے"۔ (بخاری کتاب الصوم باب من اقسم علی اخیہ لیفطر فی التطوع)

زہد یہ نہیں ہے کہ دنیاوی حقوق بیوی بچوں کے جو اللہ تعالیٰ نے دیئے ہیں انکو انسان بھول جائے یا کام کاج کرنا چھوڑ دے۔ دنیاوی کام کاج بھی ساتھ ہوں لیکن صرف مقصود یہ نہ ہو۔ بلکہ ہر ایک کے حقوق ہیں وہ ادا کئے جائیں۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "جو لوگ خدا کی طرف سے آتے ہیں وہ دنیا کو ترک کرتے ہیں اس سے یہ مراد ہے کہ دنیا کو اپنا مقصود اور غایت نہیں ٹھہراتے اور دنیا ان کی خادم اور غلام ہو جاتی ہے۔ جو لوگ برخلاف اس کے دنیا کو اپنا اصل مقصود ٹھہراتے ہیں خواہ وہ دنیا کو کسی قدر بھی حاصل کر لیں آخرکار ذلیل ہوتے ہیں"۔ (ذکر حبیب صفحہ ۱۳۴)

پھر آپؑ نے فرمایا "وہ جو دنیا پر کتوں یا چیونٹیوں یا گدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں کر سکتے۔ (یعنی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتے)"۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۳)

پھر فرماتے ہیں "جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے"۔ (کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۱۸)

فرمایا "ظاہری نماز اور روزہ اگر اس کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا، جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ دنیا سے بالکل کٹ ہی نہیں جانا چاہئے۔ فرمایا کہ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔ اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے بلکہ ان کی اندرونی حالت خراب ہوتی ہے اور وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں جس کو اندر سے کم تعلق ہے اور کوئی اثر ان کی روحانیت پر نہیں پڑتا"۔

(ملفوظات۔ جلد دوم صفحہ ۱۹۲ مطبوعہ ربوہ)

پس دنیا کی نعمتوں کی موجودگی میں ان سے بھی فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے باوجود اللہ تعالیٰ کا خوف اور اس کی خشیت اور اس کے حضور جھکنا ہر وقت مدنظر رہنا چاہئے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ میرا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مسلمان سست ہو جاویں۔ اسلام کسی کو سست نہیں بناتا۔ اپنی تجارتوں اور ملازمتوں میں بھی مصروف ہوں مگر میں یہ نہیں پسند کرتا کہ خدا کے لئے ان کا کوئی وقت بھی خالی نہ ہو۔ ہاں تجارت کے وقت پر تجارت کریں اور اللہ تعالیٰ کے خوف اور خشیت کو اس وقت بھی مدنظر رکھیں تا کہ وہ تجارت بھی ان کی عبادت کا رنگ اختیار کرے۔ نمازوں کے وقت پر نمازوں کو نہ چھوڑیں۔ ہر معاملے میں کوئی ہو دین کو مقدم کریں۔ دنیا مقصود بالذات نہ ہو اصل مقصود دین ہو پھر دنیا کے کام بھی دین ہی کے ہوں گے۔ صحابہ کرام کو دیکھو کہ انہوں نے مشکل سے مشکل وقت میں بھی خدا کو نہیں چھوڑا۔ لڑائی اور تلوار کا وقت ایسا خطرناک ہوتا ہے کہ محض اس کے تصور سے ہی انسان گھبرا اٹھتا ہے۔ وہ وقت جبکہ جوش اور غضب کا وقت ہوتا ہے ایسی حالت میں بھی وہ خدا سے غافل نہیں ہوئے، نمازوں کو نہیں چھوڑا۔ دعاؤں سے کام لیا۔ اب یہ بدقسمتی ہے یوں تو ہر طرح سے زور لگاتے ہیں بڑی بڑی تقریریں کرتے ہیں جلسے کرتے ہیں کہ مسلمان ترقی کریں مگر خدا سے ایسے غافل ہوتے ہیں کہ بھول کر بھی اس کی طرف توجہ نہیں کرتے۔ پھر اس حالت میں کیا امید ہو سکتی ہے کہ ان کی کوششیں نتیجہ خیز ہوں یا پھر وہ سب کی سب دنیا ہی کے لئے ہوں یاد رکھو جب تک لا الہ الا اللہ دل و جگر میں سرایت نہ کرے اور وجود کے ذرہ ذرہ پر اسلام کی روشنی اور حکومت نہ ہو کبھی ترقی نہ ہو گی"۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۴۱۰ مطبوعہ ربوہ)

فرمایا "دنیا کے کام نہ تو کبھی کسی نے پورے کئے اور نہ کرے گا۔ دنیادار لوگ نہیں سمجھتے کہ ہم کیوں دنیا میں آئے اور کیوں جائیں گے کون سمجھاوے جب کہ خدا تعالیٰ نے سمجھایا ہو، دنیا کے کام کرنا گناہ نہیں۔ مومن وہ ہے جو درحقیقت دین کو مقدم سمجھے اور جس طرح اس ناچیز اور پلید دنیا کی کامیابیوں کے لئے دن رات سوچتا یہاں تک کہ پلنگ پر لیٹے لیٹے فکر کرتا ہے اور اس کی ناکامی پر سخت رنج اٹھاتا ہے ایسا ہی دین کی غمخواری میں بھی مشغول رہے۔ دنیا سے دل لگانا بڑا دھوکہ ہے موت کا ذرہ اعتبار نہیں"۔

(مکتوبات احمدیہ جلد پنجم نمبر چہارم مکتوب نمبر ۹ صفحہ ۷۲، ۷۳)

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے اپنی نعماء سے بھی نوازے اور دنیا کا کیڑا بننے سے بھی بچائے۔ آمین

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
(امانت داری عزت ہے)
منجانب
رکن جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.5222, 2248.1652
2243.0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
الیس اللہ بکاف عبدہ
Manufacturers of :
All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

شریف جیولرز
روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد
اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔
فون دوکان 0092-4524-212515
رہائش 0092-4524-212300

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
الیس اللہ بکاف عبدہ
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

قسط ٦ آخری ۱۲ر تا ۱۳ر اپریل

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کے دورہ مغربی افریقہ کی ایمان افروز روداد

☆اجوکورو میں احمدیہ ہسپتال کا معائنہ☆ نئی تعمیر شدہ مسجد کا افتتاح☆ اپاپا ہسپتال میں نئے ونگ کا افتتاح☆ رقیم پریس کا معائنہ☆ جماعت اور ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور مبلغین کے ساتھ میٹنگز تربیتی و تبلیغی پروگراموں کا جائزہ☆ احباب جماعت کی خلیفۂ وقت کے ساتھ محبت کے ایمان افروز نظارے☆ حضور ایدہ اللہ کی لندن واپسی

رپورٹ مرتبہ: عبدالماجد طاہر ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

۱۲ر اپریل بروز سوموار

صبح ۵:۵۰ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ نے مسجد احمدیہ اوجوکورو میں نماز فجر پڑھائی۔ اس کے بعد ساڑھے نو بجے حضور انور احمدیہ ہسپتال اوجوکورو کا معائنہ فرمانے کیلئے تشریف لے گئے۔ محترم ڈاکٹر مرزا طارق احمد صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو اور عملہ کے افراد نے حضور انور کا استقبال کیا۔ ہسپتال کے عملہ کا تعارف کروایا گیا۔ ازراہ شفقت حضور انور نے سٹاف کے ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد ہسپتال کے مختلف شعبہ جات لیبارٹری، ECG روم، استقبالیہ، ڈاکٹر صاحب کا دفتر اور وارڈز کا معائنہ فرمایا۔ یہ ہسپتال وسیع و عریض اور خوبصورت ہے اور دو منزلہ عمارت پر مشتمل ہے۔

اس میں ساٹھ بستروں کی گنجائش ہے۔ معائنہ کے بعد ڈاکٹر صاحب نے حضور انور کی خدمت میں ہسپتال کی کارکردگی کا جائزہ پیش کیا تو حضور انور نے خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ ہسپتال میں مہمانوں کے لئے ریفریشمنٹ کا انتظام بھی کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ریمارکس بک پر تحریر فرمایا "ماشاء اللہ

Ojokoro Hospital is progressing very well .The graph of progress has again gone high after some few years of decrease.May Allah bless Dr.Tariq Mirza for his remarkable work he did with the spirit of devotion and hard working."

ہسپتال کے معائنہ کے بعد ۹:۴۵ منٹ پر حضور ایدہ اللہ نے احمدیہ مسجد اوجوکورو کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ یہ مسجد محترم الحاجی الحسن صاحب نائب امیر اور ان کے خاندان نے مل کر بنوائی ہے۔ یہ مسجد دو منزلہ ہے اور بہت خوبصورت اور وسیع و عریض ہے اور اس پر سبز رنگ کا شاندار گنبد بنا ہوا ہے۔ اس مسجد میں تقریباً ڈیڑھ ہزار سے زائد نمازیوں کی گنجائش ہے۔

۹:۵۰ منٹ پر مجلس عاملہ نائجیریا کے ساتھ میٹنگ دعا کے ساتھ شروع ہوئی۔ دعا کروانے کے بعد حضور انور نے باری باری تمام ممبران عاملہ سے تعارف حاصل کیا۔ اور ان کے کام کا تفصیلی جائزہ لیا اور ساتھ ساتھ سیکرٹریان کو ہدایات سے نوازا۔ حضور انور نے ہر سیکرٹری کی رہنمائی فرمائی کہ آپ نے کس طرح اپنے اپنے شعبہ کو منظم کرنا ہے۔ اور کام کو آگے بڑھانا ہے۔ آخر پر تمام ممبران عاملہ کی تصویر حضور انور کے ساتھ ہوئی اور سبھی کو حضور نے شرف مصافحہ بخشا۔

اس کے بعد ۱۱:۳۰ بجے لجنہ اماء اللہ نائجیریا کی مجلس عاملہ کی میٹنگ حضور انور کے ساتھ ہوئی۔ حضور انور نے لجنہ کی عہدیداران کو تفصیلی ہدایات دیں۔ اور مختلف معاملات میں ان کی رہنمائی فرمائی۔

۱۲:۲۰ منٹ پر مجلس عاملہ انصار اللہ نائجیریا کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے تمام سیکرٹریان سے تعارف حاصل کیا اور ہر سیکرٹری سے اس کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ہدایات سے نوازا۔ بعد میں حضور انور کے ساتھ تمام ممبران کی تصویر ہوئی۔ حضور انور نے تمام ممبران کو شرف مصافحہ بخشا۔

۱:۰۵ منٹ پر بعد دوپہر اوجوکورو سے اپاپا ہسپتال کے لئے روانگی ہوئی۔ وہاں پر قافلہ پولیس کی گاڑیوں اور موٹر سائیکل کے اسکواڈ کے ساتھ ایک بجکر پچیس منٹ پر پہنچا۔ یہاں ڈاکٹر سمیع اللہ طاہر صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال اپاپا اور ہسپتال کے سٹاف اور احباب جماعت نے حضور انور کا استقبال کیا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی دو بیٹیوں عزیزہ درعدن اور عزیزہ قرۃ العین قدسیہ نے پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔ حضور انور نے احمدیہ ہسپتال کے نئے ونگ کا افتتاح فرمایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد عملہ کو ازراہ شفقت شرف مصافحہ بخشا۔ بعد میں ہسپتال کا معائنہ فرمایا۔ جس میں Scaning روم، لیبارٹری، ایکسرے روم، لیبر روم، پرائیویٹ رومز، میڈیسن سٹور، ECG روم، آپریشن تھیٹر اور دفاتر شامل ہیں۔ یہ خوبصورت ہسپتال لیگوس شہر کے کمرشل علاقہ اپاپا میں واقع ہے۔ ہسپتال ۵ منزلہ ہے۔ تین منازل مکمل ہو چکی ہیں اوپر والی منزل پر کام جاری ہے۔ حضور انور نے ہسپتال کا ماڈل بھی ملاحظہ فرمایا اور ریمارکس بک پر حضور انور نے اپنے تأثرات کا اظہار ان الفاظ میں تحریر فرمایا۔

May Allah Let Dr.Samiullah Tahir ,his collegues and staff members continue serve humanity in the best possible way.However ,I am very much impressed with the progress of the Hospital,May Allah bless you all.

ڈاکٹر صاحب نے اپنے گھر میں حضور انور اور قافلہ کے ممبران اور مہمانوں کے لئے کھانے کا انتظام کیا ہوا تھا۔ کھانے کے بعد تین بجکر ۳۰ منٹ بعد دوپہر اپاپا ہسپتال سے اوجوکورو کے لئے روانگی ہوئی اور سوا چار بجے واپس پہنچے۔ الحمد للہ

پانچ بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مسجد اوجوکورو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور نے رقیم پریس کا معائنہ فرمایا۔ کمپیوٹر سیکشن، ڈارک روم اور مشینوں کے فنکشن دیکھے اور ہدایات سے نوازا اور بعض کتب کے نمونے دیکھے جو اس پریس میں طبع ہوئی ہیں۔ آخر پر پریس کے کارکنان کا حضور انور کے ساتھ گروپ فوٹو ہوا اور حضور انور نے ان سب کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔

پانچ بجکر پچپن منٹ پر احمدیہ مسجد اوجوکورو میں مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ نائجیریا کی میٹنگ ہوئی۔ حضور انور نے سیکرٹریان سے ان کے کام کے بارہ میں دریافت فرمایا اور ضروری ہدایات سے نوازا اور ہر سیکرٹری کی فرداً فرداً رہنمائی فرمائی۔ میٹنگ کے اختتام پر حضور انور نے مجلس عاملہ کو شرف مصافحہ بخشا اور اس موقعہ پر تصاویر بھی کھینچی گئیں۔

دس بجکر بیس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مسجد کے احاطہ میں عشائیہ کا انتظام تھا۔ جس میں مبلغین کرام، نیشنل مجلس عاملہ، ذیلی تنظیموں کی مجالس عاملہ اور بعض دیگر جماعتی ممبران اور مہمانان کرام شامل ہوئے۔ لیگوس میں ایرانی ایمبیسی کے کمرشل اتاشی بھی اس میں شامل ہوئے۔ عشائیہ میں ریڈیو اور اخبارات کے نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور اس کے بعد رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

۱۳ر اپریل بروز منگل

آج حضور انور ایدہ اللہ کے نائیجیریا میں قیام کا آخری دن تھا۔ پانچ بجکر پچاس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ مسجد اوجوکورو میں نماز فجر پڑھائی۔ ۱۰ بجے صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ ۱۰ بجکر پینتالیس منٹ پر امیر صاحب اور نائب امراء جماعت نائیجیریا کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی جو بارہ بجکر پندرہ منٹ پر ختم ہوئی۔ حضور انور نے مختلف امور کے جائزے لئے اور رہنمائی فرمائی اور ہدایات سے نوازا۔

بارہ بجکر پچیس منٹ پر مبلغین نائیجیریا کی میٹنگ حضور انور ایدہ اللہ کے ساتھ ہوئی۔ جس میں حضور انور نے تبلیغی اور تربیتی پروگراموں کا جائزہ لیا اور تفصیل سے ہدایات دیں۔ چار بجکر پینتیس منٹ پر حضور انور نے احمدیہ اوجوکورو میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ چار بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور نے اوجوکورو مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔ اس کے بعد خدام اور اطفال نے حضور انور کی موجودگی میں کراٹے شو پیش کیا۔

پانچ بجے نائجیریا کے معلمین کی میٹنگ مسجد احمدیہ اوجوکورو میں حضور انور کے ساتھ ہوئی۔ جس میں حضور انور نے فرمایا کہ آپ نے زندگی اللہ کی خاطر وقف کی ہے، اللہ کا خوف دل میں رکھیں۔ کتب کا مطالعہ کریں اور وقف کے تقاضوں کو پورا کریں اور قناعت اختیار کریں۔ یہ میٹنگ چھ بجے تک جاری رہی۔ بعد میں حضور انور نے سب معلمین کو شرف مصافحہ بخشا اور تصاویر اتاری گئیں۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ دفتر میں تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں ہوئیں جو سوا سات بجے شام تک جاری رہیں۔ سات بجکر تیس منٹ پر حضور انور نے نماز مغرب و عشاء احمدیہ مسجد اوجوکورو میں جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے ڈیوٹی دینے والے خدام کو جن کی تعداد ۲۰۰ صد سے زائد تھی شرف مصافحہ بخشا۔

حضور انور کی لندن واپسی کی تیاری نمازوں کے بعد شروع ہو گئی تھی۔ کثیر تعداد میں احباب جماعت، عہدیداران ہیڈ کوارٹر میں موجود تھے۔ بچے اور بچیاں الوداعی نغمات ترنم کے ساتھ پڑھ رہے تھے اور فضا نعروں سے گونج رہی تھی۔ نو بجکر پانچ منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے تو ہزاروں احباب، مرد و خواتین کی نظریں حضور انور کے مبارک چہرہ پر مرکوز ہو گئیں۔ یہ عشاق ان آخری لحات میں سے کوئی لحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حضور انور نے دعا کروائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کہا۔ قافلہ پولیس، خدام کے اسکواڈ کے ہمراہ ائرپورٹ لیگوس کے لئے روانہ ہوا۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ احباب ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے امام کو رخصت کر رہے تھے۔ ان لوگوں میں خلافت سے محبت اور فدائیت ایسی تھی کہ گزشتہ دو دنوں سے مسجد اور مشن کے احاطہ میں ہی دھونی رما کر بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ نائیجیریا میں حضور انور کا قیام بہت مختصر تھا اس لئے یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حضور انور

جب بھی نمازوں کے لئے یا کسی پروگرام کی غرض سے اپنی رہائش گاہ سے یا دفتر سے باہر تشریف لاتے تو ان کے ہاتھ سلام کے لئے بلند ہو جاتے اور نعرے بلند کرتے۔ عورتیں اپنے بچوں کو ہاتھوں میں لئے ہوئے آگے بڑھاتیں تو حضور انور گزرتے ہوئے بچوں سے پیار کرتے۔ بعض بچے بھاگ کر حضور انور کے قریب آجاتے۔ حضور انور ان سب بچوں سے پیار کرتے۔ اس کے بعد ان کی مائیں ان بچوں کو اپنے سینہ سے لگاتیں اور چومنا شروع کر دیتیں۔ قدم قدم پر اخلاص، محبت اور فدائیت کے یہ نظارے نظر آتے رہے۔

حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر آئے تو ہزاروں احباب، مرد و خواتین کی نظریں حضور انور کے مبارک چہرہ پر مرکوز ہوگئیں۔ یہ عشاق ان آخری لمحات میں سے کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ حضور انور نے دُعا کروائی اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ قافلہ پولیس، خدام کے اسکواڈ کے ہمراہ ائرپورٹ لیگوس کیلئے روانہ ہوا۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ اللہ اکبر کی صدائیں بلند ہو رہی تھیں۔ احباب ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے پیارے امام کو رخصت کر رہے تھے۔ ان لوگوں میں خلافت سے محبت اور فدائیت ایسی تھی کہ گذشتہ دو دنوں سے مسجد اور مشن کے احاطہ میں ہی دھونی رما کر بیٹھے ہوئے تھے۔ چونکہ نائیجیریا میں حضور انور کا قیام بہت مختصر تھا اس لئے یہ عشاق اپنے پیارے آقا کے دیدار کا کوئی لمحہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔

قافلہ نو بجکر پچپن منٹ پر ائرپورٹ پہنچا۔ حضور انور جونہی گاڑی سے اترے وہاں موجود احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ حضور انور ائرپورٹ کے اندر تشریف لے گئے۔ امیگریشن کے تمام انتظامات پہلے سے ہی مکمل ہو چکے تھے۔ امیر صاحب نائیجیریا اور مبلغ انچارج عبدالخالق نیّر صاحب VIP لاؤنج تک حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے ساتھ گئے۔

رات گیارہ بجکر پینتیس منٹ پر جہاز نائیجیریا کی سرزمین سے فضا میں بلند ہوا۔ اتنی دیر تک احباب جماعت ائرپورٹ پر موجود رہے اور جہاز کے روانہ ہونے کے بعد واپس اپنے گھروں کی طرف گئے۔

برٹش ائرویز کی یہ فلائٹ ۱۴ اپریل بروز بدھ صبح پانچ بجکر پچیس منٹ پر لندن کے ہیتھرو ائرپورٹ پر اتری۔ امیگریشن اور سامان کے حصول کے بعد ۶:۳۰ بجے حضور انور ائرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ جہاں امیر صاحب یو۔کے کے ساتھ دیگر جماعتی عہدیداران نے حضور انور کو خوش آمدید کہا، مکرم آڈو صاحب (غانین احمدی دوست) نے حضور انور کے گلے میں سکارف پہنایا۔ صدر لجنہ اماء اللہ یو۔کے اور بعض ممبرات مجلس عاملہ لجنہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کا استقبال کیا اور خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور ائرپورٹ سے مسجد بیت الفضل لندن کے لئے روانہ ہوئے۔ مسجد بیت الفضل لندن کو جھنڈیوں اور پھولوں سے خوب سجایا گیا تھا اور خوبصورت گیٹ بنائے گئے تھے۔ استقبالیہ بینرز لگائے ہوئے تھے۔ صبح ساڑھے سات بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں پر موجود احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت صبح سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور کی آمد پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھے۔ اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن میں استقبال کی یہ تقریب MTA پر Live نشر کی گئی۔

مسجد بیت الفضل لندن کو جھنڈیوں اور پھولوں سے خوب سجایا گیا تھا اور خوبصورت گیٹ بنائے گئے تھے۔ استقبالیہ بینر لگائے ہوئے تھے۔ صبح ساڑھے سات بجے حضور انور مسجد فضل لندن پہنچے جہاں پر موجود احباب جماعت کی ایک کثیر تعداد نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ احباب جماعت صبح سے ہی مسجد فضل لندن میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔ حضور انور کی آمد پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ نغمات پڑھے۔ اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسجد فضل لندن میں استقبالیہ کی یہ تقریب MTA پر Live نشر کی گئی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے مغربی افریقہ کے اس پہلے سفر میں جن افراد کو حضور انور ایدہ اللہ کے قافلہ میں شمولیت کی سعادت حاصل ہوئی ان کے اسماء حسب ذیل ہیں۔

(۱) مکرمہ بیگم صاحبہ حضور انور حضرت سیّدہ امۃ السبوح صاحبہ مدظلہا

(۲) مکرم منیر احمد جاوید صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری)، (۳) مکرم عبدالماجد صاحب طاہر (ایڈیشنل وکیل التبشیر)

(۴) مکرم بشیر احمد صاحب (دفتر پرائیویٹ سیکرٹری)، (۵) مکرم میجر محمود احمد صاحب (افسر حفاظت)۔

آپ حضور انور کے دورہ کے سلسلہ میں غانا، بورکینا فاسو اور بینن میں بعض ضروری انتظامات کرنے کے لئے دو مارچ ۲۰۰۴ء کو گیارہ روز قبل لندن سے روانہ ہوئے تھے اور ۱۳ مارچ ۲۰۰۴ء حضور انور کے گھانا پہنچنے پر حضور انور کے ساتھ شریک قافلہ رہے۔

(۶) مکرم ناصر سعید صاحب (عملہ حفاظت)، (۷) مکرم سخاوت احمد باجوہ صاحب (عملہ حفاظت)

(۸) مکرم منیر عودہ صاحب، (۹) مکرم خالد کرامت صاحب، (۱۰) مکرم عمر سفیر صاحب

مؤخر الذکر تین افراد MTA ٹیم لندن کے ممبران ہیں۔ یہ لندن سے اکرا (غانا) کے لئے ۱۰ اپریل ۲۰۰۴ء کو روانہ ہوئے اور سارے دورہ افریقہ میں انہوں نے حضور انور کے دورہ کو MTA کے لئے ریکارڈ کیا اور بعض پروگرام وہاں سے Live نشر کرنے کے سلسلہ میں بہت محنت اور کوشش کی۔

(۱۱) قافلہ کے دو ممبرز مکرم ڈاکٹر تاثیر مجتبٰی صاحب انچارج احمدیہ ہسپتال آسوکورے غانا اور ان کی اہلیہ محترمہ بی بی امۃ الرؤف صاحبہ (جو حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی چھوٹی ہمشیرہ ہیں) پروگرام کے مطابق غانا سے قافلہ میں شامل ہوئے اور بورکینا فاسو، بینن اور نائیجیریا کے دورہ میں آخر وقت تک قافلہ کے ساتھ رہے۔

غانا میں مکرم عبدالوہاب بن آدم صاحب امیر جماعت غانا کے علاوہ مکرم K.Tahir Hammond صاحب ڈپٹی منسٹر فار انرجی۔ غانا کے تمام دورہ میں قافلہ کے ساتھ رہے اور غانا سے جو قافلہ حضور انور کو واگادوگو (بورکینا فاسو) تک چھوڑنے آیا تھا اس میں شمولیت کی بھی آپ کو سعادت حاصل ہوئی۔

۱۴ اپریل ۰۴ء بروز بدھ

تقریباً سات بجے صبح حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے انتہائی مصروف و بابرکت دورہ مغربی افریقہ سے بخیر و عافیت واپس لندن پہنچ گئے۔ مسجد فضل لندن اور محمود ہال کو بجلی کے قمقموں، رنگارنگ جھنڈیوں اور آرائشی دروازوں سے سجایا گیا تھا۔

بچوں اور بچیوں نے موقع کی مناسبت سے دُعائیہ نظمیں اور ترانے پڑھے۔ افریقن احمدی احباب بھی اپنے مخصوص انداز میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کا ورد کرتے ہوئے استقبال کرنے والوں میں نمایاں تھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ممبران مجلس عاملہ، مربیان کرام کو مصافحہ کا شرف بخشا اور استقبالیہ نظمیں پڑھنے والے بچوں اور بچیوں کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ اللہ کرے کہ اس تاریخی دورہ کے نتائج و اثرات ہماری خواہشات اور دُعاؤں سے بہت بڑھ کر ظاہر ہوں۔ آمین (بشکریہ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لنڈن)

حضور انور کی لنڈن آمد پر قادیان میں خوشی کا ماحول

حضور انور ایدہ اللہ کے دورہ سے واپسی کا منظر ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا اس موقعہ پر جملہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں رخصت دے دی گئی تا کہ احباب ایم ٹی اے کے ذریعہ براہ راست حضور کی لندن بخیریت مراجعت کا نظارہ دیکھ سکیں چنانچہ اس کی اطلاع ملتے ہی احباب و مستورات نے اپنے گھروں میں اس حسین منظر کو دیکھا۔

حضور کے دورہ سے کامیاب واپسی کی خوشی میں ۱۶ مارچ کو نصرت گرلز سکول میں اور ۲۰ مارچ کو احمدیہ گراؤنڈ میں خصوصی دعوت کا اہتمام کیا گیا جس میں قادیان کے عہدیداران اور مدعو احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ حضور انور ایدہ اللہ کے اس دورہ کے نہایت بابرکت اور دوررس نتائج پیدا فرمائے۔ آمین۔

DO YOU HAVE WHAT IT TAKES?

TO BE A PART OF A WORLD CLASS DEVELOPMENT TEAM?

1) Security Analyst/Security Consultant (CODE: SA/SC)

Looking for people with overview on security concepts and writing secure code for Web applications using Microsoft technology as well as conducting security assessments using both black box and white box methodologies, the candidate will be asked to participate in application threat modeling and design reviews by contributing key learning's from audits. Additionally the candidate must provide security consulting expertise to application development teams throughout Microsoft. The candidate will also be responsible for managing reports of security vulnerabilities and assessing their severity level, driving them to resolution, and escalating them up the chain of authority as necessary.

Qualifications: Candidates must have a proficiency in various programming languages and development platforms including VB, VB.NET, C#, ASP and ASP.NET. They must demonstrate a minimum of 1 – 2 years of experience developing software for the Microsoft platform. Be able to relate the details of security bugs and design remedies to application development teams with clarity and concision. Be familiar with well-known attack types such as cross-site script, SQL injection, buffer overflows, etc. Additionally, knowledge of secure protocols and cryptographic concepts considered a plus. The candidate must demonstrate an understanding of network architecture and appliances, including routers, firewalls, load balancers, et cetera. A BA/BS in Computer Science, MIS, or related field is preferred and certifications such as CISSP, MCSE are considered a plus.

Candidates can post a soft copy of their latest resume with the reference code as subject as early as possible to hannan.ahmed@v-empower.com

درخواست دُعا

خاکسار کے بڑے بھائی مکرم صابر احمد ولد مکرم سید ناصر احمد صاحب مرحوم آف شموگہ کرناٹک بروز ہفتہ شام ساڑھے چھ بجے ایک ٹرک حادثہ میں شدید طور پر زخمی ہو گئے ہیں سر اور سینہ پر شدید چوٹ لگی ہے شموگہ کے ہسپتال سے لاعلاج ہو کر اُن کو منی پال ہسپتال میں پانچ دن سے آئی سی یو وارڈ میں داخل کیا گیا ہے موصوف کو ابھی تک ہوش نہیں آیا ہے ڈاکٹروں نے نا اُمیدی کا اظہار کیا ہے جملہ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ جو بڑی قدرتوں والا ہے میرے بھائی کو معجزانہ طور پر شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ اعانت بدر پچاس روپے۔

(سید شبیر احمد شموگہ کرناٹک)

تیل کا مستقبل اور عالمی سیاست

محمد داؤد مجوکہ۔ جرمنی

عالمی سطح پر تیل کی سیاست کے اثرات کا اکثر ذکر رہتا ہے اور عراق کی جنگ کے معاملے میں تیل کے ذخائر پر قبضہ کو ایک بڑی وجہ قرار دیا گیا تھا۔ عراق جنگ کے بعد ایک طبقہ کی طرف سے یہ اصرار کیا گیا کہ درحقیقت اس جنگ میں تیل کی سیاست کا کوئی اہم کردار نہیں تھا۔ اسی طرح ایک طبقہ کی طرف سے یہ بھی کہا جانے لگا کہ امریکہ کو عراق کی تعمیر نو پر عراق کی تیل کی آمد سے کہیں زیادہ خرچ کرنا پڑ رہا ہے۔ پس تیل کی دولت جنگ کا مرکزی محرک نہیں ہو سکتی یا نہیں تھی۔ ذیل کے مضمون میں تیل کے ذخائر اور استعمال اور مستقبل قریب میں اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی صورت حال پر چند حقائق پیش ہیں۔

تیل کے عالمی ذخائر

دنیا میں موجود ہر دوسری چیز کی طرح تیل کے ذخائر بھی محدود ہیں۔ اس ضمن میں ماہرین کچھ اندازے لگاتے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا بھر میں تیل کے کل کتنے ذخائر موجود ہیں۔ اس عالمی ذخیرے میں سے ہر سال کچھ مقدار استعمال ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بقایا ذخیرہ ہر سال کم ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف تیل کے نئے ذخائر کی دریافت سے تیل کی معلوم مقدار میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ مختلف ماہرین کی رائے میں دنیا بھر کے تیل کے کل ذخائر کی مقدار کا اندازہ کچھ یوں ہے:

World oil کے مطابق یکم جنوری 2002 کو دنیا بھر میں تیل کے معلوم ذخائر 1018 ارب بیرل تھے۔ جبکہ Oil and Gas journal کے مطابق یہ مقدار 1032 ارب بیرل اور BP کے مطابق 2002 کے آخر میں 7.1047 ارب بیرل تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ اگر مزید ذخائر دریافت نہ ہوں تو ہمارے پاس تیل کا کل اتنا ذخیرہ باقی ہے۔

اس مقدار کے متعلق کافی شبہات پائے جاتے ہیں کیونکہ یہ ہر ملک کے تیل کے ذخیرے پر مشتمل اعداد و شمار کو جمع کر کے حاصل کی گئی ہے اور اوپیک ممالک اکثر اپنے ذخائر کو بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں کیونکہ ان میں تیل بیچنے کا جو کوٹہ کا نظام رائج ہے اس میں ہر ملک کو اس کے ذخائر کی مناسبت سے تیل بیچنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ چنانچہ 88-1987 میں ۵ اوپیک ممالک نے اپنے ذخائر کا اندازہ کچھ یوں پیش کیا (ارب بیرل میں)

ملک	۱۹۸۷	۱۹۸۸
امارات	۳۱	۹۲
ونزویلا	۲۵	۵۶
ایران	۴۹	۹۳
عراق	۴۷	۱۰۰

گویا بیک وقت ۴ ممالک میں ذخائر کے اندازے دو یا تین گنا بڑھ گئے دو سال بعد سعودیہ نے اپنے ذخائر کی مقدار ۱۷۰ ارب سے بڑھا کر ۲۵۷ ارب کر دی اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ یہ اعداد و شمار مصنوعی ہیں، چنانچہ Petro consultants کے ایک جائزے کے مطابق ۱۹۹۶ء میں دنیا بھر کے تیل کے ذخائر کی مقدار صرف ۷۵۰ ارب بیرل رہ گئی تھی۔ تاہم ہم اس مضمون میں ۱۰۳۲ ارب بیرل کے حساب کو مدنظر رکھیں گے۔

تیل کے کل معلوم ذخائر کو جاننے کے بعد اب ہمیں یہ معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ یہ ذخائر کتنے عرصہ تک دنیا کیلئے کافی ہیں؟ جس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاتا ہے کہ دنیا بھر میں ہر سال کتنا تیل استعمال ہوتا ہے۔ دنیا بھر میں تیل کی پیداوار کا گوشوارہ International Energy Agency کے مطابق کچھ یوں ہے: (ملین بیرل یومیہ میں)

1990	1991	1992	1993	
66.92	66.79	67.24	67.45	
1994	1995	1996	1997	
68.84	70.40	72.29	74.59	
1998	1999	2000	2001	2002
75.70	74.1	76.3	76.73	76.59

اگر ہم 2002 کی پیداوار کو اور تیل کے کل ذخائر کو مدنظر رکھیں تو معلوم ہوگا کہ 2002 میں فقط ۳۷ سال کا تیل باقی تھا اب ۲ سال مزید گزر جانے کے بعد ۳۵ سال رہ گئے ہیں۔ لیکن اب حساب میں دو باتوں کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ اول یہ کہ تیل کے مزید ذخائر دریافت ہو سکتے ہیں۔ دوئم یہ کہ تیل کی سالانہ پیداوار میں اضافہ ہوگا۔ نئے ذخائر کی دریافت وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتی جارہی ہے کیونکہ اکثر ذخائر پہلے ہی دریافت ہو چکے ہیں اور پھر نئے ذخائر مہنگے بھی ہیں کیونکہ وہ دشوار گزر علاقوں مثلاً گہرے سمندر وغیرہ میں ہیں۔ اس کے مقابلہ میں سالانہ پیداوار اور کھپت میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ صرف ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۲ء تک پیداوار میں قریباً ۱۰ ملین بیرل یومیہ کا اضافہ ہو چکا تھا یعنی ۳ء۶۵ ارب بیرل سالانہ تیل کی کھپت میں اضافہ کے تعلق میں صرف ایک مثال پیش ہے۔ چین ۱۹۲۲ تک تیل درآمد نہیں کرتا تھا۔ پہلی مرتبہ ۱۹۹۳ء میں چین نے تیل درآمد کیا ہے اور اب صرف ۱۰ سال میں چین اس وقت امریکہ کے بعد تیل درآمد کرنے والا دوسرا بڑا ملک بن چکا ہے۔ اسی طرح مستقبل قریب میں ہندوستان میں تیل کی کھپت تیزی سے بڑھنے کی امید ہے۔

ان سب امور پر یکجائی طور پر غور کیا جائے تو اس نتیجہ پر پہنچنا کچھ مشکل نہیں کہ بہت جلد دنیا میں تیل کی پیداوار اپنے اختتام کو پہنچنے والی ہے۔ اکثر ماہرین کے خیال میں ۲۰۱۰ سے ۲۰۲۰ کے درمیان کسی وقت تیل کی پیداوار میں کمی آنے کا عمل شروع ہو جائے گا۔ جس کے نتیجہ میں تیل کی قیمتیں تیزی کے ساتھ بڑھنے لگیں گی۔

اس ضمن میں ایک اہم بات یہ ہے کہ امریکہ اور دوسرے بہت سے ممالک کی تیل کی مقامی پیداوار میں تنزل کا عمل عرصہ دراز سے شروع ہو چکا ہے۔ B.P جو تیل کی ایک مشہور کمپنی ہے کے جائزے کے مطابق امریکہ کے کل مقامی ذخائر ۲۰۰۲ء کے آخر میں قریباً ۳۰ ارب بیرل تھے جبکہ اس کی پیداوار ۲ء۸ ارب بیرل سالانہ تھی۔ اس حساب سے قریباً ۱۰ سال میں امریکہ کے مقامی ذخائر ختم ہو جانے والے ہیں جس کے بعد امریکہ کا تیل کے لئے مکمل طور پر درآمدات پر انحصار ہوگا۔ اسی طرح ناروے کے پاس ۱۰ء۳ ارب بیرل کے ذخائر تھے جو کہ ۸ سال میں ختم ہو جانے والے ہیں BP کی رپورٹ کے مطابق اکثر ممالک کے ذخائر اب ۱۵ سال سے بھی کم رہ گئے ہیں۔ البتہ عراق کویت اور امارات کے پاس ۱۰۰ سال سے زیادہ کے ذخائر موجود ہیں جبکہ سعودیہ کے پاس ۸۵ سال کے۔ یہ بات پہلے اندازے کے خلاف نہیں کیونکہ تیل کے کل ذخائر کے ۳۵ سال میں ختم ہونے کا اندازہ اس صورت میں ہے جب پیداوار برقرار رکھی جائے۔ لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ پیداوار ہمیشہ آہستہ آہستہ کم ہونی شروع ہوتی ہے اور ایک عرصے میں ختم ہوتی ہے۔ مثلاً امریکہ کی مقامی پیداوار اگر برقرار رہتی تو اس کا تیل کب کا ختم ہو جاتا۔ لیکن ۱۹۷۰ء سے امریکہ کی مقامی پیداوار مسلسل کم ہوتی جارہی ہے اور اس طرح اس کے ذخائر ابھی تک ختم نہیں ہوئے (گو اس میں نئے ذخائر کے دریافت کا بھی حصہ ہے) اس وقت امریکہ میں تیل کے قریباً ۵ لاکھ کنویں ہیں جن کی اوسط پیداوار صرف ۱۱ بیرل یومیہ رہ گئی ہے۔ (Oil & Gass Journal) جبکہ سعودیہ میں یہ مقدار ۴۷۳۰ بیرل فی کنواں یومیہ ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ قریباً ۱۰ سال بعد دنیا تیل کے لئے خلیج کے ممالک پر بہت زیادہ انحصار کرنے پر مجبور ہوگی۔ جس کی وجہ سے اوپیک کی طاقت بہت بڑھ جانے والی ہے اور تیل کی قیمت بھی۔ تیل کے محدود ذخائر کے حصول کیلئے بڑی طاقتوں میں مقابلہ درحقیقت شروع ہو چکا ہے امریکہ نے عراق پر قبضہ کے ذریعہ سے براہ راست عراق اور کویت کے تیل پر تصرف اختیار کر لیا ہے۔ اب امریکہ نہ صرف اپنی ضروریات کیلئے تیل حاصل کر سکے گا بلکہ ان دونوں ممالک اور قطر وغیرہ کے ذریعہ سے تیل کی قیمتوں پر بھی اور اس طرح سے بالواسطہ دوسرے ممالک پر اثر انداز ہو سکے گا۔

فرانس اور جرمنی کی عراق کی جنگ کی مخالفت کا ایک بڑا سبب یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ تیل پر امریکہ کی اجارہ داری قائم نہیں ہونے دینا چاہتے تھے۔ اسی طرح معلوم ہوتا ہے کہ چین کے پاکستان میں گوادر کی بندرگاہ میں تعاون میں بھی تیل کی سیاست عمل پذیر ہے۔ چین اپنی معاشی ترقی کیلئے تیل کا محتاج ہے اور خلیج سے آنے والے تیل کے راستوں کو محفوظ بنانا ضروری خیال کرتا ہے۔ گوادر کی بندرگاہ میں لنگر انداز چینی بحریہ ان راستوں کی نگرانی کر سکتی ہے۔

اوپیک کی سیاسی طاقت بڑھنے کے ساتھ ساتھ عرب اسرائیل مسئلہ کا اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر جانا اظہر من الشمس ہے۔

تیل کا متبادل کیا ہے؟

یہ سوال بہت اہمیت کا حامل ہے۔ مختصراً تین متبادل اس وقت کم و بیش ممکن نظر آتے ہیں۔ اول ایٹمی توانائی کی جدید قسم۔ دوئم میتھین۔ سوئم مختلف ذرائع کا مخلوط استعمال۔

بدر میں
کاروباری اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیں (منیجر)

اعلان نکاح و تقریب شادی

میرے بیٹے عبدالعلیم آفتاب استاد جامعۃ المبشرین قادیان کا نکاح ہمراہ ثمینہ ناز صاحبہ بنت مکرم ارشاد خان صاحب آف کانپور کے ساتھ مبلغ 35 ہزار روپے حق مہر پر مکرم مولوی برہان احمد صاحب ظفر ناظر نشر و اشاعت قادیان نے مورخہ 7 فروری 2004 کو کانپور میں پڑھا بعدہ رخصتی عمل میں آئی۔ 9 فروری کو بارات قادیان واپس آئی۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر جہت سے فریقین کیلئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے اعانت بدر 50 روپے۔

(عبداللطیف سندھی قادیان)

نمایاں کامیابی

عزیزہ التجا بھٹی بنت مکرم ماسٹر شیر علی صاحب آف جیند ہریانہ نے ہریانہ بورڈ کی بارھویں کلاس میں 415/500 نمبر حاصل کر کے 83% نمبر حاصل کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ عزیزہ کیلئے اس کے خاندان کیلئے اور جماعت کیلئے یہ کامیابی بہت بہت مبارک فرمائے۔ اور یہ کامیابی آئندہ مزید اعلیٰ کامیابیوں کا پیش خیمہ ہو آمین۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (ایوب علی خان مبلغ ہریانہ مقیم جیند)

بنگال کے سرکل ڈائمنڈ ہاربر۔ بیر بھوم مرشد آباد اور مالدا میں

محترم مولانا محمد انعام صاحب ناظر اصلاح وارشاد کا تربیتی دورہ

ماہ فروری میں محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد نے بنگال کی مختلف جماعتوں کا تربیتی دورہ فرمایا اور مختلف مقامات پر تربیتی اجلاسات ہوئے۔ آپ نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب فرمایا۔ اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔

۱۲ رفروری کو آپ ڈائمنڈ ہاربر سرکل کے سینٹر میں تشریف لائے مکرم امیر صاحب صوبہ بنگال وآسام کی زیر صدارت اجلاس ہوا۔ جس میں سرکل کے صدر جماعت صاحبان اور معلمین نے بھی شرکت کی مکرم ابو طاہر منڈل سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر نے جلسہ کی غرض وغایت بیان کی۔ محترم مہمان خصوصی نے حاضرین کو انکی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ دوسری نشست میں مکرم مولوی امان اللہ صاحب اور محترم امیر صاحب نے ضروری امور بیان کئے بعد نماز مغرب وعشاء تمام معلمین نے تقریر کی۔

13 فروری 04 کو مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد، مکرم امیر صاحب بنگال وآسام مکرم نور احمد صاحب مکرم قاضی رشید احمد اور مکرم ابو طاہر منڈل مبلغ سلسلہ اور چند معلمین کا ایک وفد پیغام حق پہنچانے علاقہ کے معزز ہندو بھائیوں کی دعوت پر جزیرہ ساگر دیپ میں پہنچا۔ قبل از وقت اشتہاروں کے ذریعہ وفد کے بارے علاقہ کے مسلمان واقف ہو چکے تھے وفد جلسہ گاہ میں پہنچنے والا تھا کہ چند شر پسند لوگ آدھے راستہ میں کار کو روک کر زبردستی اپنے مدرسہ میں لے گئے اور ایک کمرہ میں بند کر دیا۔ کچھ ہی وقت میں ڈیڑھ ہزار کے قریب مسلمان وہاں پر جمع ہو گئے۔ اتنے میں پولیس بھی اپنی فورس کے ساتھ وہاں پہنچ گئی اور اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے ذریعہ احمدیت کے پیغام کو سنانے کا موقع مرحمت فرما دیا۔ اگرچہ اس مجمع میں غیر احمدی مفتی اور دوسرے لیڈروں نے ہمارے خلاف لوگوں میں اشتعال انگیز باتیں پھیلا کر تعصب پیدا کر دیا تھا اور لوگوں نے چاروں طرف سے ہمیں گھیر رکھا تھا مگر جب امیر صاحب بنگال نے بنگالی زبان میں احمدیت کے عقائد پر تقریر کی تو لوگوں پر بہت اچھا اثر ہونے لگا اسے دیکھ کر اُن کے مفتی نے دوبارہ باتوں سے فضا خراب کی اس پر حالات یک دم بگڑ گئے اور پولیس اور دوسرے لوگوں نے ہم سب کو حفاظت کے ساتھ اس مجمع سے الگ کیا اور محفوظ جگہ پر پہنچا دیا۔

مورخہ 14.2.04 کو جماعت احمدیہ چھوٹا کلا حاضرہ ضلع دکھن ۲۴ پرگانہ میں ایک جلسہ زیر صدارت محترم امیر صاحب بنگال منعقد کیا گیا۔ قبل از جلسہ اطفال اور ناصرات کے علمی مقابلے ہوئے۔ مکرم ابو طاہر منڈل (مبلغ سلسلہ وسرکل انچارج) جناب امیر صاحب بنگال اور دوسرے علماء نے تقریر فرمائی رات گیارہ بجے جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں بھاری تعداد میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی افراد بھی شریک ہوئے۔

16.2.04 کو احمدیہ مسلم مشن نل ہٹی میں معلمین اور صدر صاحبان کے ساتھ ایک مشترکہ سیمینار نہایت کامیابی سے منعقد ہوا۔ کاروائی کا آغاز مکرم امیر صاحب بنگال کی زیر صدارت ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کا پرجوش استقبال کیا گیا۔ مکرم امیر صاحب بنگال کی مختصر افتتاحی تقریر کے بعد مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد مکرم سیف الدین سرکل انچارج بیر بھوم اور مکرم امیر صاحب بنگال نے خطاب فرمایا۔ دعا کے ساتھ سیمینار کا پروگرام دوپہر تین بجے ختم ہوا۔ تمام آئے ہوئے مہمانان کرام کو کھانا کھلایا گیا۔

17.2.04 کو بیر بھوم سرکل احمدیہ مسلم جماعت بشنوپور میں مکرم امیر صاحب کے زیر صدارت ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن پاک کے بعد مکرم قاری عبد الغفار صاحب معلم وقف جدید بیرون نے "خلافت کی برکات" مکرم مولوی مجیب الرحمٰن صاحب نے "غیبت ایک زہر ہے" مکرم عبد السلام صاحب آف کومبانے "جہیز" مکرم محمد سیف الدین سرکل انچارج صاحب نے مسلمانوں کے موجودہ حالات اور اسکے حل اور امام مہدی پر ایمان لانے کی ضرورت بعدہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے "مصلح آخر الزمان" کے عنوان پر تقریر کی بعدہ مکرم امیر صاحب بنگال وآسام نے اختتامی خطاب کے بعد دعا کروائی آخر پر حاضرین کو شیرینی تقسیم کی گئی۔ جلسہ اور نماز کے بعد مکرم امیر صاحب بنگال مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کے معیت میں بنگال کے سب سے بڑے گاؤں جہاں ایک گاؤں میں آٹھ حلقے ہیں کا دورہ کیا۔

18.2.04 کو مکرم ناظر صاحب جماعت احمدیہ لدّی پور کیلئے روانہ ہو گئے۔ وہاں بھی اللہ تعالیٰ نے احمدی جماعت کو ایک نئی بنائی مسجد عطا کی ہے اس مسجد میں مکرم امیر صاحب بنگال کے زیر صدارت جلسہ ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم ناظر صاحب نے باجماعت نماز کی اہمیت کے عنوان پر تقریر کی جس کا بنگلہ زبان میں ترجمہ محمد سیف الدین صاحب مبلغ سلسلہ انچارج سرکل نے کیا بعدہ مکرم امیر صاحب بنگال نے دعا کروائی حاضرین جلسہ کو کھانا کھلایا گیا۔ بعدہ ایک نئی جگہ رات ساڑھے سات بجے امیر صاحب کی زیر صدارت تبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا تلاوت قرآن پاک کے بعد محمد سیف الدین نے مسلمانوں کے حالات اور ترقی کا راز باجماعت نماز کی اہمیت پر تقریر کی۔ بعدہ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے امام مہدی کی بعثت اور ان کو ماننے کی ضرورت پر خطاب کیا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب بنگال نے تفصیل سے جماعت کی اہمیت امام مہدی کے ہاتھ پر بیعت کرنے کی ضرورت پر روشنی ڈالی۔ خدا کا خاص فضل ہوا کہ سارا کا سارا گاؤں احمدیت کے آغوش میں آ گیا۔ اس گاؤں کا نام ہے "سجنہ" دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ بیعت کے پروگرام کے بعد تمام احباب نے مل کر اجتماعی دعا کی۔ اور جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

19.2.04 کو مکرم محترم ناظر صاحب اصلاح وارشاد کی صدارت میں جماعت احمدیہ گوپال چوک میں ایک تربیتی جلسہ منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن پاک سے آغاز ہوا۔ مکرم مولوی معین الدین صاحب مکرم مولوی قاری عبد الغفار صاحب مکرم مولوی مجیب الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید بیرون نے تقریر کی اور مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے خطاب فرمایا۔ بعدہ مکرم امیر صاحب بنگال نے تفصیل سے احمدیہ جماعت کے تعارف وخدمات پر روشنی ڈالی رات ساڑھے دس بجے دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

20 فروری گیارہ بجے محترم مولانا محمد انعام صاحب غوری ناظر اصلاح وارشاد قادیان مع محترمہ بشریٰ طیبہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت اور مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام۔ مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بنگال وآسام برھم پور مشن ہاؤس میں تشریف لائے مشن ہاؤس میں حاضر احباب ومستورات نے ان کا پرخلوص استقبال کیا۔ یہ وفد مورخہ 21 فروری کو کرتینیا پاڑا پہنچا۔ وہاں پر دور دور سے آئے ہوئے نومبائعین احباب سے مکرم ناظر صاحب ومکرم صوبائی امیر صاحب نے ملاقات کی۔ بعد نماز ظہر وعصر ایک تربیتی وتبلیغی جلسہ منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ کی صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے کی۔ تلاوت قرآن پاک ونظم کے بعد مکرم فیض الدین صاحب معلم مکرم ابو طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان اور صدر اجلاس نے تقریر کی اجتماعی دعا کے ساتھ یہ جلسہ ختم ہوا۔ اس جلسہ میں آس پاس کی 10 جماعتوں سے 100 سے زائد نومبائعین احباب کے علاوہ اس علاقہ کے غیر احمدی احباب نے شرکت کی۔

جلسہ پیشوایان مذاہب بھرتپور

مورخہ 22 فروری 2004ء کو وفد بھرتپور پہنچا۔ وہاں پر مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے احمدیہ پرائمری اسکول بھرتپور اور احمدیہ ہومیو سیوا سدن بھرتپور کا معائنہ کیا۔ اس کے بعد جلسہ سے قبل جماعت رائے گرام۔ تالگرام۔ بھرتپور کا دورہ کیا اور احباب جماعت سے ملاقاتیں کیں۔

بعد نماز ظہر وعصر جماعت احمدیہ بھرتپور کے زیر اہتمام جلسہ پیشوایان مذاہب منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے کی۔ تلاوت قرآن ونظم کے بعد شری ربیندر ناتھ گانگولی صاحب سابق پروفیسر بی ٹی کالج برھم پور۔ مکرم ابو طاہر منڈل صاحب سرکل انچارج ڈائمنڈ ہاربر شری من موہن داس صاحب سیکرٹری C.I.N چارج برہم پور مہاراج سادھو رامانند بردچاری۔ مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے تقاریر کیں۔ مقررین نے اپنے اپنے مذاہب کی خوبیاں بیان کیں۔ اس کے بعد مکرم عطاء الرحمٰن صاحب نے انتظامیہ مہمانان اور شرکاء جلسہ کا شکریہ ادا کیا۔ آخر پر صدارتی خطاب اور اجتماعی دعاؤں کے ساتھ یہ جلسہ اختتام پزیر ہوا اس جلسہ میں 45 جماعتوں سے 735 احباب کے علاوہ کثیر تعداد میں افراد نے شرکت کی۔

مورخہ 23 فروری کو برہم پور مشن ہاؤس میں سرکل مرشید آباد کے تمام صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ و معلمین کرام کی خصوصی میٹنگ ہوئی جس میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال و آسام نے ضروری امور کے متعلق ہدایات دیں۔ اس میٹنگ میں 45 صدر صاحبان 62 معلمین کرام اور کچھ جماعتوں کے نمائندوں سمیت 150 سے زائد افراد حاضر تھے۔

مورخہ 25 فروری کو برہم پور مشن ہاؤس سے مالدا مشن ہاؤس پہنچے بعد نماز ظہر وعصر معلمین وصدر صاحبان کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد اور مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام نے ضروری امور کے متعلق ہدایت دی۔ اس میٹنگ میں 19 صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ 18 معلمین کرام کے علاوہ کئی جماعت کے نمائندے حاضر ہوئے۔

مورخہ 26.2.04 کو بعد نماز ظہر وعصر مکرم عباس علی صاحب زونل صدر جماعت مالدا کے مکان پر ایک تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا مکرم صوبائی امیر صاحب بنگال وآسام کے زیر صدارت جلسہ کی کاروائی شروع ہوئی تلاوت ونظم کے بعد مکرم عباس علی صاحب زونل صدر مالدا سرکل نے تقریر کی اس کے بعد مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد قادیان اور مکرم صوبائی امیر صاحب نے اپنے خطاب میں نومبائعین کو نصائح کیں۔ آخر میں اجتماعی دعاؤں کے ساتھ یہ اجلاس اختتام کو پہنچا۔ مکرم ناظر صاحب اور مکرم صوبائی امیر صاحب نے کشمنڈی مشن ہاؤس کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس کے بعد پانی سالہ اور سلی گوڑی کا دورہ کیا۔ اللہ تعالیٰ اس تمام پروگرام کے بہتر نتائج نکالے۔ آمین

درخواست دُعا

محترم محمد لطیف صاحب شاکر آف لنڈن اپنے اہل وعیال کی صحت وتندرستی بچوں کی دینی ودنیاوی ترقیات جملہ پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اعانت بدر 50 روپے۔ (سید بشارت احمد قادیان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ھذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15275: میں سید اعجاز احمد آفتاب ولد محترم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب قوم احمدی پیشہ ملازمت عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ۔ آج مورخہ ۰۴-۱-۱۷ وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والدین حیات ہیں۔

میرا گزارا آمد از ملازمت ماہانہ -/2909 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
محمد انور احمد قادیان	سید اعجاز احمد آفتاب	داؤد احمد ناصر قادیان

وصیت نمبر 15276: مَیں نصرت جہاں یاسمین زوجہ محترم سید اعجاز احمد صاحب آفتاب قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ننگل ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ۔ آج مورخہ ۰۴-۱-۱۷ وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل جسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ جائیداد منقولہ (۱) حق مہر -/25000 روپے بذمہ خاوند۔

زیور طلائی	زیورات نقرئی
(۱) کنگن ۴ عدد 29.900 گرام۔	(۱) نقرئی سیٹ ایک عدد 7 تولے
(۲) ہار دو عدد 38.000 گرام	(۲) پازیب دو جوڑی ساڑھے 6 تولے
(۳) چین ایک عدد 14.500 گرام	(۳) انگوٹھی ۴ عدد ایک تولہ
(۴) انگوٹھی ایک عدد 4.000 گرام	(۴) چین لاکٹ ایک عدد ایک تولہ
(۵) بالیاں ۵ جوڑی 13.000 گرام	
(۶) ٹیکہ ایک عدد- کوکا ۲ عدد 5.000 گرام	
کل وزن 104-400 گرام	کل وزن 155 گرام
کل قیمت اندازاً -/62640	کل قیمت اندازاً -/1240

میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/400 روپے ہے۔

مَیں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام ۱/۱۶ اور ماہوار آمد پر ۱/۱۰ حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شدہ	الامۃ	گواہ شد
محمد انور احمد	نصرت جہاں یاسمین	سید اعجاز احمد آفتاب

وصیت نمبر 15277: میں صابرہ بیگم زوجہ مکرم محمد یٰسین شریف صاحب مرحوم، قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ رد سمبر ۱۹۹۷ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

مَیں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ حسب ذیل ہے۔

ایک عدد پلاٹ نزد ائرپورٹ رسول پورہ سکندر آباد ۳۵ گز قیمت اندازاً 20000-00

ہار طلائی وزن 12.500 قیمت اندازاً 5000-00

ٹاپس ایک جوڑی طلائی 4.000 قیمت اندازاً 1600-00

میری اس وقت کوئی آمد نہیں ہے۔ لیکن اپنے رہن سہن کے مطابق مبلغ -/۴۰۰ روپے ماہوار پر مبلغ -/۴۰ روپے ماہوار چندہ حصہ آمد تازیست ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ العمل ہوگی۔

گواہ شدہ	الامۃ	گواہ شد
وحید الدین شمس	صابرہ بیگم	حافظ مظہر احمد طاہر

وصیت نمبر 15278: میں محمد صادق ولد جمال الدین صاحب مرحوم، قوم بھٹی مسلمان پیشہ زمینداری عمر ۶۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چارکوٹ ڈاکخانہ دھری رلیوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۰۴-۲-۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

(۱) زمین کل ۱۸ کنال میرے نام ہے جس میں سے ۹ کنال میں نے اپنی بیوی کو دی ہوئی ہے۔ اندازاً موجودہ قیمت ۹ کنال زمین -/45000 ہے۔ ۲ گھر کی آمدنی سالانہ -/10000 ہے۔

زمین کا خسرہ نمبر درج ذیل ہے نمبر 549

میرا گذارہ آمد از جائیداد -/10000 روپے سالانہ ہے۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شدہ	العبد	گواہ شد
مبارک احمد شاد معلم	محمد صادق	شفاعت احمد معلم

اعلان نکاح

مورخہ 28.5.04 بروز بدھ بعد نماز مغرب مسجد مبارک قادیان میں عزیزہ طاہرہ بنت مکرم مولوی محمد یوسف صاحب انور اُستاد جامعہ احمدیہ قادیان کا نکاح مکرم شیخ تلمیذ الرحمٰن صاحب حال سویڈن ابن مکرم شیخ فضل الرحمٰن صاحب مرحوم سرینگر کے ہمراہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے مبلغ ایک لاکھ پچاس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اعانت بدر 200 روپے (مینیجر بدر)

۲۷واں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت قادیان ۲۰۰۴ء

مورخہ یکم دو اور تین اکتوبر کو منعقد ہوگا

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت ۲۷ویں سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت کے انعقاد کیلئے یکم ۲ اور ۳ را کتوبر ۲۰۰۴ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔

جملہ اراکین مجالس انصار اللہ بھارت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اور الٰہی اجتماع میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اور اس اجتماع کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دعائیں بھی کرتے رہیں۔ اجتماع سے متعلق ضروری ہدایات مجالس کو بھجوائی جا رہی ہیں۔ (صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

دعائوں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی
اسد محمود بانی
کلکتہ
BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات
Our Founder :
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES ★ BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072
SHOWROOM: 237-2185, 236-9893 WAREHOUSE: 343-4006, 343-4137 RESI: 236-2096, 236-4696, 237-8749 FAX NO: 91-33-236-9893

عراق اور فلسطین کی حالت زار پر

میرے خدا میری آہوں میں رکھ اثر کوئی
کہ خاک وخوں میں تڑپتا ہے پھر بشر کوئی
عجیب شان سے بھڑکی ہے نار بولہبی
نہ جسم و جان سلامت رہے نہ گھر کوئی
زمین ہو یا فضا پنجۂ ہوس میں ہے
نہ کوئی خوف مکافات کا نہ ڈر کوئی
فسادِ خلقِ خدا شورش انا سے اٹھا
کہ جس کی زد سے بچا ہے نہ بحروبر کوئی
وہ دن کو درد کے صحرا میں ناچتی وحشت
اندھیری رات میں جلتا ہوا نگر کوئی
پڑے ہوئے کہیں گلیوں میں بے کفن لاشے
کہیں یہ موت سے لڑتا لہو میں تر کوئی
یہ دور آیا ہے نمرود کی خدائی میں
جلی وہ آگ کہ ڈرنے لگا ہے ہرکوئی
غرورِ سطوتِ شاہی ہے کج کلاہوں کو
حدودِ وقت میں آیا ہے بے خبر کوئی
کہاں پہ جا کے کرے کوئی درد کی فریاد
بجز خدا کوئی والی نہ چارہ گر کوئی

(ڈاکٹر حافظ فضل الرحمٰن بشیر۔ موروگورو۔ تنزانیہ)

آپ کے خطوط آپ کی رائے

معصوم انسانوں پر انسانیت سوز مظالم
مہذب کہلانے والوں کا گھناؤنا کردار

آج کل آپ نے Media میں آنے والی ان خبروں کو سنا ہوگا جن میں بغداد کی ابوغریب جیل میں عراقی قیدیوں کے ساتھ امریکی ملٹری پولیس کی طرف سے کئے جارہے غیر انسانی سلوک رایذا رسانی کی خبریں اور تصویریں شائع اور نشر ہورہی ہیں جن کو سن کر ہر انسان کے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔ کیا کبھی کسی کے تصور میں بھی یہ باتیں آئی ہوں گی کہ آئندہ 21 دیں صدی کا مہذب کہلانے والا انسان اس قسم کی انسانیت سے عاری حرکتیں کر کے بنی نوع انسان کو شرمسار کرے گا۔

۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کو امریکہ میں World Trade Centre پر ہوائی حملہ کے بعد امریکہ نے افغانستان پر حملہ کیا اور وہاں طالبان کے ساتھ لڑائی میں لاکھوں بے گناہ معصوم شہریوں پر ظلم کئے۔

مارچ 2003 میں عراق پر حملہ کر کے صدام حسین کا تختہ پلٹ کر وہاں قبضہ جمالیا۔ وہاں پر بھی لاکھوں انسانوں کے منہ سے روٹی چھین لی اور اُن کا جینا حرام کر کے عوام کو تکلیفوں اور مصیبتوں کے غار میں دھکیل دیا۔

پہلے تو امریکہ نے عیاری سے کام لیتے ہوئے عراق پر حملہ کیا پھر جب اسکے جھوٹ کا پردہ فاش ہوگیا تو اس نے پینترے بدلنے شروع کر دیئے کہ ہم عراق میں جمہوری نظام قائم کرنا چاہتے ہیں کیونکہ صدر صدام حسین کے دور حکومت میں وہاں کے عوام پر بہت ظلم کئے گئے ہیں۔ اب امریکہ کے یہ تمام بلند بانگ دعوے محض فریب ثابت ہو رہے ہیں۔

یہ تمام حقائق لمبی تحریریں اور تجزیئے چاہتے ہیں لیکن اس وقت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا صرف ایک واقعہ بیان کرتا ہوں کہ ایک مرتبہ دشمن کی فوج کا ایک معزز شخص جنگ میں مارا گیا اور اسکی لاش مسلمانوں کے قبضہ میں تھی۔ دشمن نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیغام بھجوایا کہ آپ ہمارے اس معزز شخص کی لاش کی بے حرمتی نہ کریں اور اسکی لاش کو مسخ نہ کریں یعنی اس کے اعضاء ناک کان وغیرہ کاٹ کر بدصورت نہ کریں۔ ہم آپ کو اس کے بدلہ میں 100 اونٹ پیش کرتے ہیں۔

لیکن اسکے جواب میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جواب دیکھیں کہ آپ باوجود اس کے کہ مسلمان اس وقت سخت

جماعت احمدیہ مارو (جزائر فجی کے زیر اہتمام جلسہ سیرت النبیؐ کا بابرکت انعقاد

جماعت احمدیہ جزائر فجی کی جماعت مارو کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال جلسہ سیرت النبی ﷺ منعقد کرنے کی توفیق عطا ہوئی۔ یہ جلسہ مورخہ ۱۳ اپریل ۲۰۰۳ء بروز ہفتہ مارو جماعت کے ایک دوست مکرم عظمت خان صاحب کے گھر پر منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن کریم سے آغاز ہوا۔ نظم کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت احمدیہ مارو نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور جلسہ سیرت النبیؐ کا مقصد بیان کیا۔ آخر پر خاکسار نے آقائے دو جہان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے مختلف مذاہب کے درمیان پیار و محبت اور رواداری کے واقعات بیان کئے۔ دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں احباب جماعت کی تعداد ۲۸ تھی جبکہ ۲۰ غیر از جماعت مہمان بھی شامل ہوئے اس طرح کل حاضری ۴۸ تھی۔ الحمدللہ۔ آمین۔ (فضل اللہ طارق مبلغ سلسلہ ناندی۔ جزائر فجی۔)

ربوہ (پاکستان) میں تقریب سنگ بنیاد

23 مارچ 04 کو احاطہ جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) دار البرکات ربوہ کے جدید اکیڈمک کا سنگ بنیاد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے رکھا۔ بعدہ کئی معزز شخصیتوں اور عہدیداروں نے بھی بنیادی اینٹ رکھنے کی سعادت حاصل کی۔ جسکے بعد مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کرائی مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب وکیل التعلیم تحریک جدید نے بتایا کہ جامعہ احمدیہ (جونیئر سیکشن) دار النصر ربوہ کے احاطہ میں اکیڈمک بلاک مع لائبریری اور طاہر ہوسٹل کی تکمیل کے بعد نور ہوسٹل کی تعمیر آخری مراحل پر ہے اور انشاء اللہ یکم ستمبر 04 سے طلباء کے زیر استعمال ہوگا اسی طرح جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) کے احاطہ میں محمود ہوسٹل کی تعمیر کا کام جاری ہے جس کا سنگ بنیاد 2003 میں رکھا گیا خدا کے فضل سے جون 05 تک مکمل ہوجائے گا۔ آپ نے بتایا کہ جدید اکیڈیمک بلاک جامعہ احمدیہ (سینئر سیکشن) دومنزلہ عمارت پر مشتمل ہوگا۔

بدر کی مالی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں

مشکل مراحل سے گذر رہے تھے اور کھانے کیلئے بھی ان کے پاس کچھ نہ تھا۔ لیکن محسن انسانیت کا بلند کردار دیکھیں کہ آپ نے دشمن کو اُن کے معزز شخص کی نعش بہ حفاظت واپس بھجوادی اور اس کے عوض میں کسی قسم کا کوئی ''معاوضہ'' ان سے قبول نہ کیا ورنہ اس وقت مسلمانوں کو 100 اونٹوں کی مدد بہت بڑی مدد تھی لیکن سرور کائنات نے فوراً اس کو بھی نامنظور کر دیا۔

ابھی کل تک کی بات ہے کہ امریکہ نے جانوروں کے ساتھ زیادتی۔ بے رحمی کے نام پر مسلمانوں کو خوب خوب بدنام کیا لیکن آج اپنے ہم جنس انسانوں کے ساتھ امریکہ کے انتہائی بے رحمانہ برتاؤ کا پردا خود امریکہ کے اخبارات نے ہی چاک کیا جس میں امریکی اخبار ''نیویارک ٹائمز'' ''وال سٹریٹ جرنل'' خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

'آزادی دلانے'' کے نام پر عراقی وافغانی عوام پر مسلط کی گئی ''امریکی غلامی'' اور استبداد کو کسی طرح بھی حق بجانب نہیں ٹھہرایا جاسکتا۔ یہ وہی امریکہ ہے جس کی شہہ پر اسرائیل، کیمپوں میں زندگی گذار رہے معصوم فلسطینیوں پر قہر ڈھانے کیلئے نئے نئے بہانے تلاش کرتا رہتا ہے۔

گذشتہ دنوں نائجیریا میں عیسائیوں کی طرف سے تقریباً 1500 مسلمانوں کے قتل عام پر بھی ''آزادی کے خود ساختہ علمبردار'' نے کسی ردّعمل کا اظہار نہیں کیا۔

ابوغریب جیل میں عراقی قیدیوں پر ہوئے انسانیت سوز مظالم کی خبروں نے طالبان، القاعدہ، صدام حسین کو کوسنے والے بش اور امریکیوں کی انسان دوستی کے تمام دعووں کی قلعی کھول دی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان، بالخصوص عرب ممالک ان صیہونی ونصرانی طاغوتوں کے خلاف صف آرا ہو کر ہی خود کو اور دیگر اقوام عالم کو امریکی وحشت و بربریت اور جارحیت سے بچاسکتے ہیں۔

ایک ہو جائیں تو بن سکتے ہیں خورشید مبین
ورنہ ان بکھرے ہوئے تاروں سے کیا بات بنے

(عزیز احمد طاہر چنڈی گڑھ)

اعلان بابت انتخاب زعماء مجلس انصار اللہ بھارت

جیسا کہ قبل ازیں اعلان کیا جاچکا ہے کہ سال 2004-2005ء کیلئے زعماء مجالس انصار اللہ بھارت کا انتخاب ہونا ہے۔ بعض مجالس میں ابھی تک یہ انتخاب نہیں ہوئے۔

لہٰذا صدران جماعت رامراء کرام سے درخواست ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں جلد یہ انتخاب کروا کر دفتر مجلس انصار اللہ بھارت (ایوان انصار) کو مطلع فرمائیں۔ (قائد عمومی مجلس انصار اللہ بھارت)

مکرم قاری غلام مرتضٰی خان صاحب کا ذکر خیر

مکرم قاری غلام مرتضٰی صاحب مرحوم 14.7.1916 کو پیدا ہوئے اور وفات 27.1.04 بالیسر (اڑیسہ) میں ہوئی آپ نے میٹرک 1940 میں پٹنہ یونیورسٹی سے کیا تھا اور I.A بھی مکمل کیا۔ Defence میں آپ ملازم ہوئے۔ بمبئی تبادلہ ہونے پر آپ نے نوکری چھوڑ دی اور اڑیسہ میں کلرک کی نوکری کی آپ شروع ہی سے دینی باتوں میں زیادہ دلچسپی لیتے تھے۔ آپ کے دینی جذبہ کو دیکھ کر بالیسر ٹاؤن کے لوگ آپ کو بہت چاہتے تھے اور عزت بھی کرتے تھے شروع سے آپ نے شرک ختم کرنے کی کوششیں کیں۔ ہمیشہ قرآن حکیم کا مطالعہ کرنا دینی کتابیں پڑھنا اور مولویوں کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا تھا۔ آپ کا دینی جذبہ دیکھ کر ایک غیر احمدی مولوی نے کہا کہ ایک شخص امام مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے بذریعہ کتب جماعت احمدیہ سے تعارف ہوا بے چین تھے جماعت احمدیہ ہے کہاں۔ ایک احمدی C.S.O یعقوب الرحمٰن بالیسر ٹرانسفر ہوکر آئے ان سے ملاقات ہوئی۔ آپ نے امام مہدی علیہ السلام کو پہچانا اور احمدیت قبول کی۔ غیر احمدی مولویوں کے بھڑکانے سے بالیسر ٹاؤن کے باشندے مخالف ہوگئے۔ لیکن آپ جماعت کی تبلیغ میں لگے رہے ایک غیر احمدی ''بڑے مولانا'' نے آپ کے متعلق کفر کا فتویٰ دیا اور Social Boycot کرنے کو کہا۔ ٹاؤن کے باشندوں نے آپکا گھر سے نکلنا راستہ چلنا دشوار کر دیا۔ یہاں تک کہ جب آپ باہر جاتے نوجوان آپ پر پتھراؤ کرتے بدزبانی کرتے گالی دیتے۔ اور عمر دراز لوگ آپ کو دیکھتے ہی لاحول ولا قوۃ پڑھتے۔ آپ فوراً کہتے اسکے ساتھ الا باللہ بھی کہو نہیں تو خدا کے نزدیک پکڑے جاؤ گے۔ آپ ڈر کر بھی گھر میں نہیں بیٹھے۔ راستہ چلتے چلتے تبلیغ کرتے اور امام مہدی علیہ السلام کا پیغام پہنچاتے۔ ہندوؤں کے اجلاسات میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور امام مہدی علیہ السلام کا ذکر کرتے اور خدائے واحد کی عبادت کی تلقین کرتے۔ آپ نے ہلدی پڈا میں جماعت پھیلائی اور چند افراد نے احمدیت قبول کی پھر وہی ''بڑے مولانا'' ہلدی پڈا آئے اور آپ کی خوب پٹائی کی۔ مار کھا کر آپ کی طبیعت بہت خراب ہوگئی چلنا پھرنا مشکل ہوگیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد آپ نے گڑ پڈا میں جماعت پھیلائی۔ وہاں کے غیر احمدیوں نے آپ کو مار مار کر نالی میں پھینک دیا آپ نے امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت سی نظمیں بھی لکھی ہیں۔

آپ کی نگرانی میں ہلدی پڈا اور گڑ پڈا میں جماعت قائم ہوئی اور مسجد بھی تیار ہوئی۔ 27.1.04 کو آپ نے نماز فجر پڑھی اور لیٹے لیٹے کچھ دیر بعد اشراق کو نماز پڑھی اور نماز کے فوراً بعد صبح 8.45 پر آپ کی وفات ہوئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہلدی پڈا اور گڑ پڈا میں احمدیوں کا قبرستان نہیں ہے۔ ہلدی پڈا میں قبرستان کیلئے آپ شروع سے ہی کوشاں تھے خبر پاتے ہی بھدرک اور سورو جماعت کے احباب بالیسر ٹاؤن آپہنچے۔ ہلدی پڈا کے احمدی سابق صدر سراج الدین صاحب نے A0.06 چھ ڈسمل زمین جماعتی قبرستان کے لئے وقف کی اور آپ ہلدی پڈا میں دفن ہوئے۔ آپ نے اپنے پیچھے تین لڑکے اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اپنے مقام قرب سے نوازے آمین۔ (رضا کبریا خان، بالیسر (اڑیسہ))

اعلان نکاح وتقریب شادی

مکرم مظفر احمد صاحب ابن مکرم خلیل احمد صاحب سہارنپوری کا نکاح عزیزہ روحی ظفر بنت مکرم قریشی حفیظ احمد آف شاہجہانپور کے ساتھ بعوض مہر مبلغ چالیس ہزار روپے مکرم مولوی سعادت اللہ صاحب مبلغ سلسلہ شاہجہانپور نے مورخہ 11.04.04 کو پڑھا اور اسی روز شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اعانت بدر -/100 روپے۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے آمین۔ (مینیجر بدر)

جامعہ احمدیہ قادیان میں داخلہ

جامعہ احمدیہ قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست ۲۰۰۴ سے شروع ہو رہا ہے خواہشمند امیدوار مقررہ کوائف کے ہمراہ درخواست مقررہ فارم پر نظارت تعلیم میں ۳۰ جون تک ارسال کریں۔ شرائط وتفصیلات بدر 20/27 اپریل 2004 پر ملاحظہ فرمائیں۔

داخلہ جامعۃ المبشرین قادیان

جامعۃ المبشرین قادیان کا تعلیمی سال یکم اگست 2004 کو شروع ہو رہا ہے خواہشمند امیدوار مقررہ کوائف کے ہمراہ اپنی درخواستیں مطلوبہ فارم پر ہیڈ ماسٹر جامعۃ المبشرین کو یکم جولائی تک ارسال کریں۔ شرائط وتفصیلات بدر 20/27 اپریل 2004 پر ملاحظہ فرمائیں۔

داخلہ احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ

احمدیہ انسٹی ٹیوٹ آف ریلیجنس اسٹڈیز لکھنؤ کے نئے تعلیمی سال کیلئے داخلہ شروع ہے داخلہ فارم مکمل کر کے 30 جون تک صوبائی امیر صاحب یوپی کے پتہ پر ارسال کریں۔ داخلہ فارم دفتر صوبائی امارت یوپی سے دستیاب ہیں۔ مزید تفصیلات وشرائط بدر 1.6.04 میں ملاحظہ فرمائیں۔

بقیہ صفحہ (1)

الزمان کی جماعت میں شامل ہو کر اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے حاصل ہو سکتی ہے۔ پس چاہئے کہ اللہ کے حضور جھکے رہیں اس سے دعا مانگتے رہیں کہ ہمارا مقام امام الزمان کے ساتھ رہ کر صادقین کی جماعت میں ہو اور خدا کرے کہ ہم لوگوں کی رہنمائی کا باعث بنیں۔ یہ نہ ہو کہ ہم دنیا کی طرف جھکتے چلے جائیں اور شیطان ہم پر حملہ آور ہو جائے فرمایا ہمیشہ زندگی میں پھونک پھونک کر قدم اٹھانا چاہئے۔ ایسے دوستوں کی صحبت میں زندگی گزارنی چاہئے جو خود بھی صادق ہوں قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ قیامت کے روز ایک شخص جو کسی کی بدصحبت کے نتیجہ میں جہنم کا شکار ہوگا اس وقت اپنی بدقسمتی کو پکار کر کہے گا اے کاش میں فلاں کو اپنا دوست نہ بناتا تو آج مجھے ایسی رسوائی کا منہ نہ دیکھنا پڑتا پس شیطان سے بچنے کیلئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کو مضبوطی سے پکڑنا چاہئے اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھنے کی طرف توجہ کریں۔ یہ مطالعہ کتب بھی صحبت صادقین کے تحت آتا ہے۔

فرمایا انسان پر اچھی یا بری صحبت کا گہرا اثر پڑتا ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ایک طالب علم نے جو کہ پہلے اچھے خیالات کا تھا آپ سے عرض کیا کہ ان دنوں میرے خیالات کچھ بدل کر دہریت کی طرف مائل ہوتے جا رہے ہیں اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا لگتا ہے جس جگہ تم بیٹھتے ہو وہاں تمہارا ساتھی ٹھیک نہیں لہٰذا تم اپنی سیٹ بدل لو چنانچہ اس کے بعد طالب علم میں تیزی سے نیک تبدیلی آنی شروع ہوگئی۔

فرمایا والدین کو اور نوجوانوں کو اس طرف خصوصیت سے توجہ کرنی چاہئے والدین کو دھیان رکھنا چاہئے کہ ان کے بچے کن لوگوں کے دوست ہیں اور نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ رکھنی چاہئے کہ ان کی دوستیاں کن لوگوں کے ساتھ ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ انسان اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے یعنی دوست کے اخلاق کا اس پر اثر ہوتا ہے۔ فرمایا بعض دفعہ یہ دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک بچہ پندرہ یا سولہ سال کی عمر تک نظام جماعت کے ساتھ رہتا ہے پھر اس کے بعد آہستہ آہستہ بعض بچے الگ ہونا شروع ہو جاتے ہیں اگر والدین شروع سے ہی اس بات کا خیال رکھیں تو یہ بات پیدا نہیں ہو سکتی حضور انور نے بچوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ دوست بناتے وقت غور کرو کہ یہ دوست اللہ سے دور لے جانے والے تو نہیں اس لئے کہ اللہ سے دور لے جانے والے آپ کے دوست ہو ہی نہیں سکتے۔ اس لئے ایسے لوگوں میں بیٹھ کر اپنے اور اپنے خاندان کی بدنامی کا باعث نہ بنیں ہمیشہ نظام کے ساتھ تعلق رکھیں نمازوں کی طرف توجہ دیں اور قرآن مجید پڑھنے کا اہتمام

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے اپنے بصیرت افروز خطبہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ جو لوگ صالحین کی صحبت میں رہتے ہیں اگر وہ کسی وجہ سے اس معیار کو نہ بھی پہنچیں تو بھی اللہ ان کو بخش دیتا ہے۔ چنانچہ ایک حدیث کا ذکر کرتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے ایک مرتبہ صحابہ کی مجلس میں ذکر کی مجلس کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کے فرشتے ذکر کی مجلس کی تلاش میں رہتے ہیں اور جب کسی ایسی مجلس کو دیکھتے ہیں اسے اپنے پروں میں ڈھانپ لیتے ہیں چنانچہ ایسی ہی ایک مجلس میں ایک ایسا شخص بھی آکر بیٹھ گیا جو خدا کا ذکر کرنے والوں میں سے نہ تھا لیکن ذکر کرنے والوں کے ساتھ بیٹھ گیا فرشتوں نے جب یہ روداد اللہ کے سامنے پیش کی اور عرض کیا کہ ان میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو صرف اس مجلس میں بیٹھنے کی خاطر آیا تھا اللہ نے فرمایا کہ میں نے اس کو بھی بخش دیا اس لئے مومنین کی قوم ایسی عظیم الشان قوم ہے کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے بھی خدا کی رحمت اور مغفرت سے محروم نہیں رہتے پس صحبت صالحین اور صادقین کی بہت بڑی اہمیت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ نے مغربی ممالک میں رہنے والے احمدیوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ ایسی جگہوں پر ملازمت نہ کریں جہاں شراب بنائی جاتی ہے یا سور کے گوشت وغیرہ کا استعمال ہوتا ہے کیونکہ ممکن ہے کہ شروع میں کوئی یہ بات کہے کہ وہ تو صرف ملازم ہے اور وہ اس کا استعمال نہیں کرتا لیکن صحبت کا اثر آہستہ آہستہ چونکہ ضرور ہوتا ہے لہٰذا بعید نہیں کہ اس چیز کا اثر اس پر آئندہ ہو جائے لہٰذا ایسی ملازمتوں کو ترک کر دینا چاہئے اور جو لوگ ایسی ملازمتوں کو ترک کریں گے اللہ تعالیٰ ایسوں کیلئے نعم البدل کا انتظام فرما دیتا ہے۔

حضور نے فرمایا آج وہ لوگ جو جماعت میں شامل نہیں ہیں ان کے دانشور پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ ان کی نمازوں زکوتوں اور حج وغیرہ میں کوئی اثر نہیں رہ گیا ان کی دعائیں خدا کی بارگاہ میں مقبول نہیں ہوتیں اس کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے امام وقت کی مخالفت کے نتیجہ میں اور اس کی صحبت سے فیضیاب نہ ہو کر اپنی نیکیوں کو ضائع کر لیا ہے۔ آج عالم اسلام انتشار اور بے چینی کا شکار ہو چکا ہے۔ پس اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا انتشار دور ہو تمہارے لڑائی جھگڑے اور اندرونی فساد کا خاتمہ ہو جائے اور تمہاری نیکیاں خدا کے حضور میں مقبول ہوں تو خدا کے قائم کردہ موعود کی جماعت میں شامل ہو جاؤ پس ہمارا یعنی احمدیوں کا فرض بنتا ہے کہ حقیقی معنوں میں صدق پر قائم ہوں اور امت مسلمہ کیلئے دعائیں کریں۔ اللہ ان کو سمجھ عطا کرے۔

درخواست دُعا

عزیزم لئیق احمد کے Growth Harmons بننے کیلئے خاکسار کی اہلیہ بیمار رہتی ہیں اور کمزوری بہت بڑھ گئی ہے کامل شفایابی کیلئے اللہ تعالیٰ تمام احباب کانپور کو جملہ پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین (محمد رئیس صدیقی کانپور)

امریکہ کی دہشت گردی مخالف پالیسیاں بصارت سے عاری انسانی حقوق قربان ہوتے جارہے ہیں
ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

انسانی حقوق کی علمبردار بین الاقوامی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے الزام لگایا ہے کہ امریکہ کی دہشت گردی مخالف پالیسیاں 'بصارت سے عاری' ہیں کیونکہ سلامتی کی اندھی دوڑ میں انسانی حقوق قربان ہوتے جارہے ہیں۔ ایمنسٹی نے دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ میں شامل دنیا کے دوسرے ملکوں کی بھی نکتہ چینی کی ہے جو غیر منصفانہ طور پر مشتبہ لوگوں کو جیلوں میں ٹھونس رہے ہیں۔ اور پناہ طلب کرنے والوں کو دبا رہے ہیں۔ ایمنسٹی نے خاص طور پر عراقی شہریوں کی غیر قانونی ہلاکتوں ان کی قابل اعتراض گرفتاری اور قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ امریکی قیادت میں دہشت گردی مخالف پالیسیوں کے منفی اثرات دنیا کے طول وعرض میں پھیل گئے ہیں۔

اب تمام لوگ امریکی قبضہ کو مسترد کرتے ہیں یہ صورتحال پچھلے سال نہیں تھی

نجف کے گورنر کے دفتر کے نزدیک امریکی ٹینک کے آس پاس ہزاروں پرچیاں پڑی ہوئی تھیں جن میں نجف کے لوگوں سے کہا گیا تھا کہ وہ اپنے ہتھیار حکام کے حوالے کردیں لیکن لوگ ان پرچیوں کو اٹھا کر پڑھتے ہیں۔ ان پر غصہ کا اظہار کرتے ہیں ور پھاڑ کر پھینک دیتے ہیں۔ ایک ۵۲ سالہ تاجر جابر کاظم نے شہر کے چوک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ یہاں جلے ہوئے لیمپ پوسٹ، توپوں کے گولوں سے ٹوٹے ہوئے ہوٹل اور ٹوٹے ہوئے شیشوں کے ڈھیر زبان حال سے حالیہ لڑائی کے نقصانات بیان کررہے تھے۔ اس نے غمزدہ لہجہ میں کہا کہ یہ وہ آزادی ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا گیا تھا۔

امریکہ کی قیادت میں عراق پر حملہ کو ایک سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ بہت سے شیعوں کا کہنا ہے کہ صدام حسین کو ہٹانے کیلئے ہم امریکیوں کے شکر گزار ہوئے تھے لیکن پھر امریکیوں کی بے حسی اور تکبر نے ہماری شکر گزاری کو ان کی مخالفت میں تبدیل کردیا۔ ایک ۳۸ سالہ مولوی شیخ علی روبائی نے کہا کہ عوام ہر قیمت پر صدام سے چھٹکارہ حاصل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن امریکیوں نے جو فاش غلطیاں کی ہیں ان کی وجہ سے امریکی بیگانہ اور الگ تھلگ ہو کر رہ گئے ہیں۔

ایک دینی کتب خانہ کے مالک محسن حمیدی نے کہا کہ اب تمام لوگ امریکی قبضہ کو مسترد کرتے ہیں۔ یہ صورت حال پچھلے سال نہیں تھی۔ ایک زمانہ تھا جب نجف کی دیواروں پر صدام حسین اور اس کی سیکولر بعث پارٹی کے خلاف نفرت آمیز نعرے لکھے جاتے تھے۔ لیکن یہی در و دیوار امریکہ کے خلاف نعروں اور جملوں سے بھرے پڑے ہیں۔ اب یہ جملے پڑھنے کو ملتے ہیں امریکہ نکل جاؤ، اسرائیل امریکہ نہیں نہیں۔ ہم مسلح مزاحمت کی حمایت کرتے ہیں۔ جوں جوں امریکہ کے خلاف جذبات بڑھ رہے ہیں اکثر شیعوں نے صدام حسین کے سلوک پر نظرثانی شروع کردی ہے اور ان کو ایک اچھی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔

ایک ۴۷ سالہ کسان صادق حسین نے کہا کہ اب جو صورتحال سامنے آئی ہے اس سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ صدام حسین کہیں زیادہ رحمدل اور مہربان تھا۔ اس نے کہا کہ یہ بات تو صحیح ہے کہ صدام حسین نے ہمیں تکلیفیں پہنچائیں لیکن بش تو بہت زیادہ بے انصاف شخص ہے وہ تو محض وحشیانہ طاقت پر بھروسہ کرتا ہے۔ بش عراقیوں کو سمجھنے میں بری طرح ناکام ہوگیا ہے۔ آخر میں اس کسان نے کہا کہ مجھے امید ہے کہ امریکہ کو عراق میں شکست دیں گے۔

پاکستان انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کا مجرم
عورتیں اور مذہبی اقلیتیں خاص نشانہ
ایمنسٹی انٹرنیشنل کی رپورٹ

بین الاقوامی انسانی حقوق کی علمبردار تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے پاکستان کو خواتین اور مذہبی اقلیتوں کے انسانی حقوق کی شدید خلاف ورزیوں کا قصوروار ٹھہرایا ہے اور کہا ہے کہ ملک میں پچھلے سال تقریباً 6000 لوگوں کو موت کی سزادی گئی جن میں بچے بھی شامل تھے۔ ایمنسٹی نے پاکستان کی بابت اپنی سالانہ رپورٹ میں کہا ہے کہ صرف صوبہ سرحد میں کم از کم ۲۷۸ لوگوں کو سزائے موت دی گئی اور سال کے خاتمہ تک ملک میں ایسی سزا پانے والوں کی تعداد ۵۷۰۰ تھی۔ موت کی سزا پانے والوں میں کئی بچے بھی تھے۔ رپورٹ کے مطابق سال کے دوسرے نصف میں خاص طور پر سندھ اور بلوچستان میں مسلکی تشدد میں زبردست اضافہ ہوا جس میں کم از کم ۶۷ لوگ مارے گئے۔ ایمنسٹی نے کہا کہ جون میں نامعلوم حملہ آوروں نے کوئٹہ میں ایک گاڑی پر حملہ کرکے ۱۲ شیعہ ہزارہ کیڈٹوں کو ہلاک کیا۔ جولائی میں کم از کم ۵۰ شیعہ نمازی ہلاک اور ۸۰ سے زائد اس وقت زخمی ہوگئے جب کوئٹہ کی ایک مسجد پر حملہ کیا گیا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ حکومت دہشت گردی کے خلاف امریکی قیادت والی جنگ کی حمایت کررہی ہے جس کے نتیجہ میں انسانی حقوق کی مزید خلاف ورزی ہورہی ہے۔

ایمنسٹی کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے حوالگی قانون ۱۹۷۴ء کی خلاف ورزی کرتے ہوئے سینکڑوں لوگوں کو گرفتار کرکے ملک سے باہر بھیجا گیا۔ ۵۰۰ سے زیادہ لوگوں کو جن میں پاکستانیوں کے علاوہ عرب اور افغان شہری بھی تھے من مانے انداز میں گرفتار کیا گیا اور القاعدہ یا طالبان سے تعلق رکھنے کے شبہ میں انہیں حکام کے حوالہ کردیا گیا۔ رپورٹ کے مطابق حکومت خواتین بچوں اور مذہبی اقلیتوں کے انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کو بدستور نظرانداز کررہی ہے پاکستان میں لڑکیوں اور عورتوں کے ساتھ گھروں میں، برادری میں اور سرکار کی تحویل میں بدسلوکی کی جاتی ہے۔ سال کے ابتدائی آٹھ مہینوں میں کم از کم ۶۳۱ عورتوں اور ۶ لڑکیاں 'قتل ناموس' کا شکار بنیں۔ بچوں کو بدستور ہتھکڑیوں اور بیڑیوں میں ایسے ججوں کے سامنے پیش کیا جاتا ہے جو ان کے مقدمات کی سماعت کے مجاز نہیں۔ بچوں کو سزائے موت تک دی جاتی ہے۔ صوبہ سرحد میں آزادی اظہار پر کئی بندشیں ہیں فنکاروں اور سنگیت کاروں کو خاص طور پر نشانہ بنایا جاتا ہے۔ میوزک بجانے والوں کو مقامی پولیس گرفتار کرتی ہے اور ان پر جرمانہ کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے اہانت اسلام قانون کا بے جا استعمال ہوتا ہے۔

صرف ہاتھ صاف رکھنے کی عادت ڈلوانے سے ڈائریا کی بیماری کی شرح نصف ہوگئی۔ ایک جائزہ رپورٹ

پاکستان میں پناہ گزین کیمپوں میں رہنے والے بچوں کو صرف ہاتھ صاف رکھنے کی عادت ڈلوانے سے ان میں ڈائریا کی بیماری کی شرح نصف ہوگئی۔

ایک مطالعہ سے سامنے آنے والی اس حقیقت سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایک معمولی سی تبدیلی بھی صحت کے نقطہ نظر سے انتہائی اہمیت کی حامل ہوسکتی ہے۔

امریکہ میں بیماریوں کے کنٹرول اور علاج سے متعلق مرکز (سی ڈی سی) کی ایک ٹیم نے کراچی کے نواح میں ۳۶ پناہ گزین کیمپوں میں رہنے والے ۹۰۰ خاندانوں کے ۴۸۰۰ بچوں پر تحقیق کی۔ جس سے پتہ چلا کہ صابن اور ٹھیک سے ہاتھ دھونے کی ہدایت پر عمل کرنے سے بچوں میں پھیلنے والی ڈائریا کی بیماری کی شرح ۵۰ فیصد کم ہوگئی۔

سی ڈی سی کے ترجمان ڈاکٹر سٹیفن لوبی نے بتایا کہ یہ تبدیلی انتہائی آلودہ ماحول اور آلودہ پانی کے استعمال کے باوجود اور صاف ستھرے تولئے استعمال کئے بغیر محض صابن سے ہاتھ دھونے کی وجہ سے آئی۔

ہماری تاریخ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام باقاعدگی سے اخبار پڑھتے تھے
معمولی سے معمولی خبر بھی زیر نظر رہتی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اخبار پڑھنے کی عادت تھی۔ اپنی بعثت سے پہلے اخبار وکیل ہندوستان، سفیر ہند امرتسر، نور افشاں لدھیانہ، برادر ہند لاہور، وزیر ہند سیالکوٹ منشور محمدی بنگلور، ودیا پرکاش امرتسر، آفتاب پنجاب لاہور، ریاض ہند امرتسر اور اشاعۃ السنّہ بٹالہ خرید کر پڑھا کرتے تھے۔ ان میں سے بعض اخبارات پر خود بھی مضامین لکھتے تھے۔ اخبار بینی کا مذاق آپ کو دائمی تھا۔ بعثت کے بعد مختلف زبانوں کے اخبارات قادیان آنے لگے۔ جو براہ راست غیر زبانوں کے اخبارات آپ کے پاس آتے تھے آپ ان کو ترجمہ کرا کر سنتے اور اگر ان میں کوئی مضمون اسلام کے خلاف ہوتا تو اس کا جواب لکھوا کر شائع کرتے تھے اور جو خود پڑھ سکتے تھے وہ ضرور پڑھتے۔ اور اخبار پڑھنے کے متعلق آپ کا معمول یہ تھا کہ تمام اخبار پڑھتے اور معمولی سے معمولی خبر بھی زیر نظر رہتی۔ آخری زمانہ میں "اخبار عام" کو یہ عزت حاصل تھی کہ آپ روزانہ اخبار عام کو خریدتے تھے اور جب تک اسے پڑھ نہ لیتے رومال میں باندھ رکھتے تھے۔ اور بعض اوقات اخبار عام میں اپنا کوئی مضمون بھی بھیج دیتے تھے۔ اخبار عام کی بے تعصبی اور معتدل پالیسی کو پسند فرماتے تھے۔

(سیرت مسیح موعود
مصنفہ یعقوب علی صاحب عرفانی صفحہ ۶۳)

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کردے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑادے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57

Editor
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

The Weekly BADR Qadian

Qadian 143516, Distt. Gurdaspur Punjab ((INDIA)
Vol - 53 - Tuesday, 15 June 2004 Issue No 24

Subscription
Annual Rs/-200
Foreign
By Air : 20 Pound or 40 U.S$
40 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S$

”موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش وخروش کے ساتھ ”تحفظ ختم نبوت“ کی تحریک چلاتے ہیں

مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنی ہیں“

مکرم وحید الدین خان صاحب صدر اسلامی مرکز دہلی۔ مورخہ ۸،۷ دسمبر ۲۰۰۲ء کو تھنکرس میٹ Thinkers Meat کے نام سے ایک سیمنار میں شرکت کیلئے حیدرآباد تشریف لے گئے تھے۔ اس کی روئیداد انہوں نے اپنے ماہانہ پرچہ ”الرسالہ“ مارچ ۲۰۰۳ء کے صفحہ ۴۲۔۴۳ پر بہ عنوان ”حیدرآباد کا سفر“ تحریر کرتے ہوئے تحریک تحفظ ختم نبوت پر اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔ (ادارہ)

”یہاں میں یہ بات بار بار لکھ چکا ہوں کہ موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کو جو مسائل پیش آرہے ہیں وہ سادہ طور پر صرف مسائل نہیں ہیں۔ وہ خدا کی تنبیہ ہیں۔ یہ مسائل مسلمانوں کو جھنجھوڑ کر یاد دلا رہے ہیں کہ تم اگر تباہی سے بچنا چاہتے ہو تو اپنی دعوتی ذمہ داری کو پورا کرو۔ یہ حقیقت میں نے قرآن سے اخذ کی ہے۔ جیسا کہ قرآن میں آیا ہے، اہل ایمان کیلئے عصمت من الناس کا راز تبلیغ ما انزل اللہ میں ہے (المائدہ ٦٧)

موجودہ زمانہ کے مسلمان نہایت جوش وخروش کے ساتھ ”تحفظ ختم نبوت“ کی تحریک چلاتے ہیں۔ مگر اس قسم کی تحریکیں مضحکہ خیز حد تک بے معنی ہیں۔ ختم نبوت کے تحفظ کی ذمہ داری تو خود اللہ نے لے رکھی ہے پھر مسلمان اس میں کیا رول ادا کر سکتے ہیں۔ اس قسم کی تحریک اتنا ہی بے معنی ہے جتنا کہ شمس وقمر کے تحفظ کی تحریک چلانا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کی ذمہ داری ختم نبوت کا تحفظ نہیں ہے بلکہ ختم نبوت کی دعوتی ذمہ داریوں کو ادا کرنا ہے۔ ختم نبوت کے بعد وہ مقام نبوت پر ہیں۔ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ دعوت الی اللہ کا وہ کام کریں جو پہلے پیغمبر کے ذریعہ انجام پاتا تھا: **لیکون الرسول شهيدا عليكم وتكونوا شهداء على الناس** (الحج ۷۸)

قرآن اور حدیث اور سیرت کا میں نے جو گہرا مطالعہ کیا ہے اس کی بنیاد پر میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ امت محمدی صرف نماز روزہ کی ادائیگی سے خدا کے یہاں بری الذمہ نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ خود ساختہ نظریات کے تحت موجودہ زمانہ میں اسلامی جہاد اور اسلامی سیاست کے جو ہنگامے مسلم دنیا میں جاری ہیں وہ بھی ہرگز اس کی نجات کا ضامن نہیں بن سکتے۔ مسلمانوں پر فرض کے درجہ میں ضروری ہے کہ وہ غیر مسلموں تک اسلام کا پیغام پہنچائیں۔ اور اس کے تمام آداب وشرائط کے ساتھ اس کو مسلسل انجام دیں۔ دعوتی فرض کی انجام دہی کے بغیر مسلمانوں کا امت محمدی ہونا ہی مشتبہ ہے۔ اور جب اصل حیثیت ہی مشتبہ ہو تو انعامات کس بنیاد پر دیئے جائیں گے۔“

(مرسلہ سید جہانگیر علی زعیم انصار اللہ حیدرآباد) (اس خبر پر آئندہ شمارہ میں ہمارا تبصرہ ملاحظہ فرمائیں)

MUSLIM TELEVISION AHMADIYYA INTERNATIONAL

mta

The First Islamic Digital Satellite Channel

NOW ON ASIA SAT 3S FOR ASIA MIDDLE EAST AND FAR EAST

SATELLITE	:	Asia sat 3S
POSITION	:	105.5 Deg. East
FREQUENCY	:	3760 MHz
MIN DISH SIZE	:	1.8 Metre
POLARISATION	:	Horizontal
SYMBOL RATE	:	2600Mbps
FEC	:	7/8
VIDEO PID	:	......
MAIN AUDIO PID	:	Auto
ENGLISH / URDU	:	Auto

Broadcasting Round The Clock

AUDIO FREQUENCY

URDU :	FRENCH :
ENGLISH :	TURKISH :
ARABIC :	INDONESIAN :
BENGALI :	RUSSIAN :

e-mail : info@alislam.org

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
Muslim TV AHMADIYYA International

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل ڈیجیٹل سروس

آپ کو یہ جان کر خوشی ہو گی کہ اب آپ کا پسندیدہ ٹی وی چینل مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹر نیشنل ڈیجیٹل ہو چکا ہے۔ الحمد للہ۔ ☆۔ اگر آپ اپنے بچوں کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانا چاہتے ہیں۔ ☆اگر آپ موجودہ فحاشی سے بھرپور ٹی وی چینلز سے بچ کر اپنی اور اپنے بچوں کی اخلاقی وروحانی پرورش کرنا چاہتے ہیں تو آپ ہمیشہ مسلم ٹیلیویژن احمدیہ انٹر نیشنل ڈیجیٹل سروس ہی دیکھئے۔ اس میں امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد صاحب خلیفۃ المسیح الخامس کے خطبات جمعہ اور وقف نو بچوں کے ساتھ آپ کی علمی وروحانی کلاسز گلشنِ وقف نو اور بستان وقف نو کے نام سے نشر ہوتی ہیں **جبکہ** سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی مجالس عرفان اردو، انگریزی اور عربی میں اور آپ کی بیان فرمودہ تعلیم القرآن کلاسز کے اسباق باقاعدگی سے نشر ہو رہے ہیں۔ **ان کے علاوہ** زبانیں سکھانے، کمپیوٹر سائنس سے متعلق دیگر معلومات سے بھرپور استفادہ کرسکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ کا عربی رسالہ التقویٰ لندن۔ الفضل انٹر نیشنل لندن ہفت روزہ بدر، البشریٰ اور جماعتی کتب اور دیگر معلومات Computer Internet پر دیکھ سکتے ہیں۔ اور ضروری پروگرام کی ویڈیو کیسٹ حاصل کرنے کیلئے نیچے لکھے پتہ جات پر رابطہ قائم کریں **نوٹ**: ایم ٹی اے کی جملہ نشریات کاپی رائٹ قانون کے تحت رجسٹرڈ ہیں۔ اس کے کسی بھی حصہ کی بلا اجازت اشاعت یا نشر خلاف قانون ہے۔

اب ایشیا سیٹ 3S پر

MTA International, P.O. Box 12926, London SW 18 4ZN
Tel : 44-181 870 0922 Fax : 44 - 181 874 8344
Website: http: www.alislam.org/mta

MTA QADIAN
Mohalla Ahmadiyya Qadian -143516
Ph: 01872-220749 Fax : 01872 - 220105